UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188911
UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. Accession No.

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

روئداد

جوبلی مبارک

چہل سالہ سالگرہ حضور بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ

حسب الحکم

نواب فرامرز جنگ بہادر

اوّل تعلقدار ضلع رائچور

باہتمام

مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم دیوانی و جائنٹ مجسٹریٹ ضلع

محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں چھپا

ابو محمد خورشید ابن

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

خدمت

نشان ۶۹۳ بوصول مراسلہ معتمد صاحب جنرل کمیٹی انتظام جشن جوبلی مبارک
مورخہ ۷ بہمن ۱۳۱۵ف نگارش ہے کہ بلدہ مین جشن چہل سالہ جوبلی مبارک ۱۸
شوال روز جمعہ سے ۲۴ شوال ۱۳۲۳ھ روز پنجشنبہ تک مقرر ہے انہی
تاریخون مین مستقر ضلع رایچور پر حسب منشا حکم جنرل کمیٹی جشن منایا جائیگا جسکے
انتظام کے لئے تعلقدار ضلع کو حکم صادر ہوا ہے اور یہ بھی ایما رہوا ہے کہ عہدہ داران
ضلع بلدہ نجائین بلکہ مقامی جشن مین شریک رہین لہذا جملہ عہدہ داران و وکلا ومعززین
مستقر رایچور اس علم سے مطلع رہین اور اس مبارک جشن کے لئے دل کھول کر
اپنے بادشاہ جمجاہ کے مبارک جوبلی کے جشن منانے مین ہر شخص مصروف
رہے۔

ف ۲۔ پروگرام جشن متعاقب روانہ کیا جائے گا۔

ف ۳۔ بتاریخ ۹ بہمن ۱۳۱۵ف بروز دوشنبہ اس مقامی جشن کے انتظام پر غور
کرنے کے لئے ایک جنرل کمیٹی منعقد ہوگی جسمین عہدہ داران سرکاری اور معزز
باشندگان و وکلا رایچور کو شریک ہونا چاہیے اور اس کمیٹی کا وقت ۴ بجے شام
بمقام کلب قرار دیا گیا ہے فقط۔ (دستخط)

المرقوم ۸ بہمن ۱۳۱۵ف — نواب فرامرز جنگ بہادر۔ اول تعلقدار

رویداد انتظام جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک

ف ۱۔ جریدۂ غیر معمولی مورخہ ۲ بہمن ۱۳۱۵ف محکمہ ضلع مین بتاریخ ۷ بہمن ۱۳۱۵ف وصول ہوا تھا۔ چونکہ یہ جشن جمہوری ہے اس لیئے تعلقدار ضلع نواب فرامرز جنگ بہادر نے ذریعہ اعلان مطبوعہ جملہ عہدہ دار و تجار و عامہ رعایا کو بہ تعین تاریخ ۹ بہمن ۱۳۱۵ف وقت چار ساعت شام طلب کیا کہ سب بالاتفاق تجویز کرین کہ کیا ہونا چاہیئے۔ بتاریخ و وقت معینہ صدہا لوگ جمع ہوئے

ف ۲۔ مولوی غوث محی الدین صاحب سوم تعلقدار نے جریدہ مذکور سے حضار محفل کو مطلع کیا اور مراسلہ سرکار نشان (۶۹۳) مورخہ ۷ بہمن ۱۳۱۵ف مجاریہ صیغہ مال کے مضمون سے بھی آگاہ کیا جس کے بعد باتفاق جمہوری پروگرام مرتب ہوا۔

ف ۳۔ جب اس پروگرام کو اس جمہوری میٹنگ نے منظور کرا لیا۔ اوس وقت مولوی میر عسکر علیصاحب نے اُٹھکر تقریر کی جسکا ماحصل حسب ذیل تھا۔

حضرات اگرچہ مین یہان بارادہ سکوت آیا تھا۔ لیکن اسباب کہنے ہی پر مجبور کرتے ہین۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس تقریر مین اجتماع اضداد کا ہو جائے گا۔ لیکن وہ بھی ایک امر ناگزیر ہے۔ اب مین آپ صاحبون کے بشرون پر دلی امنگون اور پرجوش ولولون کی کیفیت پڑھ رہا ہون لیکن میرے ہاتھ پیر چھوٹے جارہے ہین ہمت ہار رہا ہون۔ مبادا حسرت دل ہی مین رہ جائے اور ارادہ مین عمل کی نوبت نہ آئے۔

ان خطرات کی تفصیل ضرور ہے۔ پروگرام تو آپ سبھون نے منظور کر لیا ہے لیکن اسکا سرانجام کسطرح ہوگا ملاحظہ فرمائے کہ ہمکو انتظام تقاریب ذیل کا کرنا ہوگا۔

(۱) دستر خوانی دعوت اور ہنود کی دعوت۔	ایک
(۲) ڈنر۔	"
(۳) یونٹنگ اُٹ ہوم۔	"
(۴) غربا و ساکین کیبا تہہ کہانے اور کپڑونکا سلوک۔	"
(۵) اسپورٹس۔	"
(۶) طلبار کو شیرنی وغیرہ کی تقسیم۔	"
(۷) روشنی۔	دو روز

مصارف کے محتاج یہ مدات ہین۔ سرکاری حکم تو آپ صاحبون نے سن لیا کہ ہر ضلع کو اس کے محتاجہ چندہ سابقہ سے فیصدی ملے گا۔ جو چندہ یہان ہوا۔ اوس کے اعتبار سے ہم کو ما ع تک ملنے کی توقع ہے خوف کا مقام یہی ہے آیا اس قلیل رقم سے تقاریب مصرحۂ بالا سرانجام پاسکین گے جبکی آپ صاحبون نے منظوری دیدی ہے۔ اس خوف سے تو میرے توقعات قطع ہو جاتے ہین اس کا جواب اور ان خطرات کو رفع کرنے کی وہی معمولی سبیل کوئی بتادے سکے گا کہ لاؤ پھر چندہ کرو۔ حضرات مجھے تو چندہ مانگنے اور چندہ مانگنے والون کے ساتہہ شریک رہنے مین بھی شرم آتی ہے۔ مین تو کسی وقت اس کی تائید نکرونگا۔ یہ میرے تجربہ کی بات ہے،

کہ چندہ دینے والے چندہ دیتے وقت روتے ہوئے مجبوراً دیتے ہین۔ اور بعدین۔ جب وہ کام جسکے لئے چندہ دیا گیا۔ ہوچکتا ہے۔ اپنے اندازہ سے مصارف ذہنی لگاکر۔ کڑہتے ہین۔ کہ افسوس ہمارا روپیہ حاکمون نے کہالیا ایک حد تک گویہ خیال اس تبدیل کیفیت کے ساتھہ صحیح ہو۔ کہ کاربردارونکی بیے توجھی خواہ بددیانتی سے روپیہ زیادہ صرف ہوگیا ہو۔ لیکن ایسی بہی نظرین ہین نے دیکھی ہین کہ واقعی صرف بھی ہوجاتا ہے۔ بہرحال چندہ کا معاملہ سوالی روح کا اثر رکھتا ہے۔ مین تو قطعاً اس کے مخالف ہون۔ آپ صاحبان ایسا کہینگے کہ ہم نے خیال پلاؤ پکایا۔ ہوا مین عمارتین بنائین۔ لیکن۔ مجھے اس خیال سے بھی اتفاق نہین ہے۔ جہان تک مجھے یہان کا علم ملا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہان چندہ عام نہین ہوا۔ عہدہ دار اور وکلا ایسے ہی معدود سے چند پیسے جمع ہوا ہے اب مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر آپ یہ سمجھتے کہ ہماری بادشاہ کے سایہ حکومت مین آپ امن مین ہین اگر آپ یہ خیال کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کے ظل عاطفت کی بدولت آپ دولتمند ہوئے ہین اگر آپ تسلیم کرتے ہین کہ ہمارے بادشاہ کی پالسی حکمرانی کے طفیل سے وہ ذرایع موجود ہین کہ جن سے آپ اپنی دولتون مین ترقی دے سکتے ہین تو کیا ضرورت ہے کہ ہم بہیک کا ہاتھہ پیارتے پہرین۔ مثل ہے۔ "دس کی لاٹھی ایک کا بوجہ" کوئی دو چار شخص کمر ہمت باندہین ایک ایک تقریب اپنے اپنے ذمہ لے لین۔ تو کام بہی نکل جاتا ہے۔ خوشیان بھی منائی جاتی ہین۔ اور اس مبارک کام مین چندہ کا نام بھی نہین آتا۔

جب ہمارے بادشاہ کا یہ حکم عام وخاص مین مشتہر ہوا کہ یہ جشن جمہوری اس ملک کے ہر ہر مقام مین ہو۔ تو اس کی خبر میرے ایک دوست قاضی عبداللہ صاحب کو بھی ہوئی۔ جو اسوقت یہان نہین ہین۔ اور جن سے آپ کل صاحبان واقف ہین کہ یہان کے اغا مدار سرکار اور بڑے قاضی مالدار ہین۔ انہون نے مجھے ایک چٹھی لکھی ہے۔ کہ وہ ہمارے پیارے بادشاہ کے حکم سے بہت خوش ہوئے اگرچہ اونہون نے معمولی چندہ سابق مین دیدیا ہے لیکن وہ لکھتے ہین کہ وہ باعتبار اس اندازہ کے جو ہمارے بادشاہ کی نادرۃ الوجود خوبیون کا ہوسکتا ہے اور جو ان کے خود جان نثار محبت کا ہوسکتا ہے کسی شمار مین نہین آسکتا ہی اوسکو اپنی طرف کا چندہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے اور مجھے بھی لکھا ہے کہ وہ اگر موقع ملے۔ دو کامون کا ذمہ لیتے ہین۔ انہین صاحب کی تحریر کی وجہ سے میری تقریر کا یہ ڈھنگ پڑا ہے ایک کام کا تو ذکر مین اسی وقت کر دیتا ہون۔ اور دوسرے کو ابھی تھوڑی دیر۔ کے بعد کہونگا۔ اس کے موقع پر تقاریب متذکرہ بالا مین ملک یعنی غربا و مساکین کو کہانا کہلانے کا ذمہ قاضی محمد عبداللہ صاحب لیتے ہین۔

(اپلان)

روشنی اور دیگر متفرق مصارف کے لئے شاید بہ شکل رقم سرکاری مکتفی ہوسکے گی۔ اور ڈنر کا خرچ رائچور کلب اپنی طرف سے کرے گا پس مدات ۷-۴-۲ کی سبیل اسطرح ہوجاسکتی ہے۔ باقی چار تقریبین کوئی چار صاحب ہمت کرین۔ تو وہ بھی پوری ہوجاسکتی ہین۔ اس کی ہرگز ضرورت نہین ہے کہ روپیہ کسی حاکم کو دیا جائے۔ حاکم انتظام کردینگے اور کرادینگے روپیہ دینے

والے صاحب خود اپنے ہاتھ سے صرف کرین۔ خود حساب رکھین آیندہ آپ صاحبون کا اختیار۔ اگر بہ صورت ممکن ہے تو وہ چار نفر بین پروگرام سے حذف کردیجائین۔

ف ۴۔ سیونچیا صاحب گتہ دار نے کہا کہ وہ ایوننگ ایٹ ہوم کا ذمہ لیتے ہین (اپلاز)

ف ۵۔ وشوناتھ نیکیا صاحب مہاجن نے کہا کہ ایک عمدہ ڈنر دینا اونکے ذمہ ہے۔ (اپلاز)

ف ۶۔ مہاجن سبلے مہادیو پا صاحب نے کہا کہ طلبا کی شیرینی اور اسپورٹس اون کے ذمہ ہے۔ (اپلاز)

ف۔ جب جملہ تقاریب کا انتظام ہوگیا تو پھر مولوی میر عسکر علی صاحب اوٹھے اور کہا کہ جن جن صاحبون نے اپنی بلند ہمتی ظاہر فرمائی ہے اسکا شکریہ جناب نواب فرامز جنگ بہادر فرمائینگے۔ وہ میرا کام نہین ہے۔ مجھے اب آپ صاحبون کی توجہ اس طرف مائل کرانی ہے جسکا سبق ہمکو ہمارے بادشاہ نے پڑہایا ہے جسکا لُب لباب اس ایک لفظ مرکب مین آجاتا ہے۔ یعنی کارہائے خیر آپکا شہر رایچور جو ہے۔ جیسا کچھ ہے۔ وہ آپ جانین اور آپ کے تعلقدار صاحب جانین ذری مہربانی فرماکر یہ تو بتائے آیا کوئی ایسا پبلک انسٹی ٹیوشن آپ کی نگاہین اس شہر مین دیکھتی ہین۔ جیسا کہ آپ کے پڑوسی مستقر بلہاری اور ادہونی مین قایم ہین؟ آپ کے لڑکے بارے بے تعلیم مطلق العنان بچھیرون کی طرح گلی کوچون مین بھٹکتے پھرتے ہین۔ بے فہم ہوتے ہین۔ بدسلیقہ ہوتے ہین۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ ان کی مائین جنکی گود مین ان بچون کی عمر کا وہ

حصہ گذرتا ہے جبکہ عقل پختہ ہونے کو آتی ہے اور عادات طبیعت مین متمکن ہوا چاہتی ہین۔ یہ مائین خود تعلیم یافتہ ہین۔ اس کے رفعہ کا علاج یہی ہے کہ مدرسہ نسوان اچھی طرح چلایا جاے۔ ہمارے بادشاہ نے آپ کی لڑکیون کیلئے جو آیندہ مائین ہونگی۔ مدرسہ تو قایم فرمادیا ہے۔ لیکن بے گھرہ مدرسہ ہے۔ اس تقریب مین کیا کوئی اس مدرسہ کے لیئے ایک مکان بیادگار مستقل اس جوبلی کے نہین بنادیسکتا ہے؟۔

آپ کے فقیر و غریب الوطن مساکین دن بھر مارے مارے گدائی کرتے پھرتے ہین۔ ان کے لئے بھی کوئی ٹھکانہ نہین ہے کیا کوئی صاحب کوئی محتاج خانہ نہین بنادے سکتے ہین؟ ہمارے بادشاہ نے تو بصیغہ لوکل فنڈ اس کے لئے بھی گنجایش کی سبیل فرمادی ہے۔ مگر مکان کیونکر بنے؟ کیا اسکی ضرورت آپکا دل۔ جس مین ہمدردی بنی نوع انسان کی ہونی چاہیئے۔ نہین محسوس کرتا ہے۔

اس موقع پر حسب وعدہ مین آپکو معلوم کراتا ہون کہ میرے دوست قاضی محمد عبداللہ صاحب نے لکھا ہے کہ باظہار محبت وجان نثاری اپنے بادشاہ کے اس جوبلی کی دائمی یادگار مین ایک محتاج خانہ اپنے صرف سے حسب نقشہ و اختراع و ہدایت جناب نواب فرامرز جنگ بہادر بنادینگے۔ (ایلاز)

۸ف۔ مہاجن چھاونی فقیر پا صاحب نے کہا کہ وہ ہنود کے لئے ایک سراے تعمیر کرادینگے اس مبارک جوبلی کی یادگار مین۔ (ایلاز)

۹ف محفل مین اس کے بعد کچھ سکوت رہا۔ جو اپنی زبان حال سے فرط مسرت کا

اظہار کر رہا تھا۔ ایسی حالت مین نواب فرامرز جنگ اُٹھے اور تقریر فرمانے لگے۔

حضرات اگرچہ معلی صاحبون کا چند الفاظ مین شکریہ کہکر مین بیٹھ جا سکتا تھا لیکن میرے عزیز دوست مولوی میر عسکر علی صاحب کی اجمالی تقریر مین بعض مقامات تشریح طلب اور تصہ طلب رہ گئے ہین۔ اور جو نتایج اس مٹینگ کے اب ظاہر ہوئے ہین۔ اون کے نسبت بھی مجھے کچھ کہنا ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے اعلیحضرت کی نسبت جا بجا صرف "ہمارے بادشاہ" کے لقب سے اشارہ کیا ہے ان کی ساری تقریر اور اون کے لہجہ خاص سے صاف ظاہر ہوا ہوگا کہ اونکا ہر ریشہ جسدی اپنے بادشاہ کا فدائی ہے اسی عقیدت مندی کے ذہن مین وہ کروڑون مخلوق کے پادشاہ کو اپنا بادشاہ بنا لیتے ہین (چیرز) یہ بھی اونکی وفاشعاری کی دلیل ہے (اپلاز)

چندہ کے متعلق جو کچھ مولوی صاحب نے کہا ہے اس سے مین بھی لفظاً لفظاً متفق ہون۔ اور جو نتیجہ ظاہر ہوا ہے وہ مجھے نہ صرف مسرور بلکہ بشاش کرتا ہے۔

مین جو کچھ ہون۔ ہون۔ اور مین نے جو کچھ کیا ہے۔ کیا ہے۔ ابتک تو یہ کہنا چاہیئے کہ یہان مین نے کچھ نہین کیا ہے۔ لیکن آپ حضرات کی عالی ہمتی۔ اور خوش فہمی۔ مجھے امید ہے کہ مجھ سے کچھ کرائے گی (چیرز) مین فخر سے کہتا ہون کہ ورنگل مین گو اب مین نہین ہون۔ لیکن میرا نام ہے میری وجہ سے

اُسکو شہر ورنگل کا لقب ممتاز ملا۔ کریم نگر مین بھی مین نے جو کام درستگی اور آراستگی شہر اور سفر کے کئے ان کے ساتھ بھی میرے نام کا تعلق چلا آرہا ہے۔ بیدر اور اوسکا کلاک ٹور مجھے یاد کرتا ہے لیکن اب مجھے تسلیم کرنا ہوگا کہ اون مقامات مین جو کام مین نے ایک عرصہ دراز کے بعد۔ اور بعد تالیف قلوب کر سکے ویسے کام یہان اس قلیل شش ماہیہ مدت تعلقداری مین بلا تالیف قلوب یہان کے سنجیدہ و فہمیدہ رعایا کی بدولت کرنے پر آ لگا ہون۔ (دیر تک چیرز)

حضور عالی کے چالیسوین سالگرہ کی یہ جوبلی ہے یعنی خوشیان منائی جاتی ہین۔ رعایا کی طرف سے کیا بات ہوگی جسکی وجہ سے رعایائے سرکار آصفیہ اپنے بادشاہ کی اس درجہ فریفتہ ہے۔ متواتر بلکہ یہ کہنا چاہیئے۔ کہ دایمی اور جاریہ طور پر عامہ رعایا اعلحضرت کے ساتھ اپنے اعلی درجہ کی وفاشعاری ظاہر کررہی ہے حق تو یہہ ہے کہ بڑے بڑے سلطنون کے بادشاہون کو بھی اعلحضرت پر رشک آتا ہوگا اسکی وجہ اگر آپ دریافت کرنا چاہین تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ ہمارا بادشاہ ایسے اوصاف کا مجموعہ ہے کہ جسکی وجہ سے رعایا اس بادشاہ کی شیدائی ہے اگر مین اس وقت اُن اوصاف کی تفصیل کرونگا تو غالباً آپ یہین رات کے بارہ بجادینگے لیکن " مشتے نمونہ از خروارے " کچھہ تو مین آپ کو سناؤنگا سب سے پہلی بات یہہ ہے کہ بہ نسبت سلطنت کے بادشاہان دکن کے حضور عالی ہی اپنی آپ نظیر اس خصوص مین ہین کہ زمام ریاست اپنے مبارک ہاتھون مین لے رکھی ہے (دیر تک اپلاز)۔

جس سے ہر فرد و بشر کو یہ یقین ہے کہ ہمارا بہ سان حال ہمارا بادشاہ ہے

ہمارا خبر گیر ہے حضرات مجھے یہی کہنے مین شرم نکرنی چاہیئے۔ کہ اگرچہ ہمارے مانند بڑے بڑے عہدہ دار جو حضور کی نیابت مین آپ رعایا پر حکومت کرتے ہین درحقیقت مثل نزدیکان بے بصر کے آپ کے حقوق کے محافظ اور آپکی حاجتون کو روا کرنے والے اُس درجہ ہرگز نہین ہین جس درجہ خود آپ کا بادشاہ دور سے آپکا خبر گیر اور ہمیشہ کا ہمدرد ہے۔ (دیر تک اپلاز)

حضرت اقدس کے اس شعر کے اعادہ کی ضرورت نہین ہے جو ہر شخص کے زبان زد ہے۔ درحقیقت مقناطیسی جذبات سگے ساتھہ بادشاہ نے اپنی رعایا پر اپنی دلی محبت برگزیدہ الفاظ مین ظاہر فرمائی ہے (چیرز) بادشاہ ہو تو ایسا ہو ہمارے بادشاہ مین قائل اور فاعل کا وصف مجتمع ہے ہمارے بادشاہ کا قول کوئی پولٹیکل غرض نہین رکھتا ہے بلکہ اُس مین اصلی نیت ظاہر ہوتی ہے (چیرز) کچھہ زیادہ عرصہ نہین گذرا ہے اسی قسم کے جشن سالگرہ مین جو سالانہ تھا روپیہ کل چندہ سے فراہم ہو چکا تھا۔ اور تیاریان شروع ہونے کو تھین۔ معلوم ہے آپ لوگ آپ کے بادشاہ نے کیا کام کیا۔ فرمان حضرت کا صادر ہوا۔ باظہار رنج و ملال جسکا ملخص یہ تھا کہ میری رعایا قحط زدہ بلا رسیدہ ہے۔ ایسے زمانہ مین بعوض اس کے کہ احضاظ النفس کے سامان کیئے جائین۔ میری رعایا کی فلاح مین وہ رقم صرف ہو (دیر تک اپلاز)۔

مولوی میر عسکر علی صاحب نے ایک قصہ طلب چٹکلہ کہکر چھوڑ دیا۔ وہ قصہ مجھہ سے سنیئے۔ انہون نے کہا ہے کہ رائچور جیدا کچھہ ہے وہ آپ جانتے ہین۔ آپ کے تعلقدار جانتے ہین۔ سچ ہے۔ رائچور کیا تھا۔ یہ بھی ایک چھوٹا فعلہ تھا

ہان انگریزی عملداری بھی تو یہان رہ چکی تھی۔ لیکن اس نے کوئی ترقی ایسی نہین کی تھی جس ترقی کی حالت مین اب آپ اس کو دیکھ رہے ہین۔ اور فقط جسکی ہی بدولت شکست اضلاع کی لپیٹ مین یہ نہ آیا۔ بلکہ اپنے پڑوسی لنگسگور کو اپنے ہمدرد آغوش مین لے لیا (چیرز) پس یہی ایک واقعہ ایسا ہے کہ جس سے آپ سبق لے سکتے ہین۔ یہ کہ سلف ہلپ یعنی تائید نفسی سے جسقدر آپ بھی شہر کو استوار کرینگے ترقی دینگے اُسی قدر آپ اس مین محفوظ و مامون رہ سکینگے۔ دیکھتے ہین آپ کہ ریل کو یہان جاری کرنے کے ذریعہ سے آپ کے بادشاہ نے آپ کے شہر کو کسقدر دار التجارۃ بنا دیا ہے کہ بمشکل کوئی دوسرا شہر اضلاع مین اس کے مقابل اٹھے۔ ندرت اس مقام مین یہ ہے کہ یہان کی زمین سونا اگلنے لگی ہے اور اسکی زمین پر گرنیان لباس بدلنے لگی ہے (اپلاز)

اسی طرح اس ریل سے جو دوسرے مقامات مستفید ہوئے ہین اس سے مجھے اسوقت بحث نہین ہے آپ کو شاید معلوم نہ ہوگا کہ کئی تالاب جو زمانہ راجگان سلف سے اسوقت تک شکستہ حالت مین تھے اور جس بجائے نفع کے نقصان ہوتا تہا۔ ایسے کئی تالابون کی اس ضلع مین درستی ہوئی صیغہ بند و بست کی بدولت دہارہ کے تعین سے زراعت پیشہ لوگونکو جسقدر آرام اور فوائد حاصل ہوئے ہین۔ اُن سے دنیا واقف ہے جسمین آپ کے بادشاہ نے لگہار وپیہ صرف فرمائے (چیرز) مین آپکو یقین دلاتا ہون کہ رائچور ایک ہونہار پودا ہے اگر آپ کے متفقہ ہاتھون سے

اس کی کافی آب رسانی ہوئی تو بہت جلد یہ بھی ایک بڑا سرسبز شہر ہو جاتا ہے رصدا سے آیین الکتنی شرم کی بات ہے کہ اتنے بڑے شہر مین کوئی ایسا ذریعہ عام نہین ہے کہ جس سے کوئی شخص وقت دریافت کر سکے۔ کیا خوب انگریزی مثل ہے کہ وقت بمنزلہ زر ہے ظاہر ہے کہ جتنا وقت کھویا۔ اتنی محنت کھوئی اتنی منفعت کھوئی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنے وقت کو عزیز نہین سمجھتے ہین بلکہ مجھے یہہ کہنا چاہئے کہ اپنی عمر کو عزیز نہین رکھتے ہین بہرحال خدانے ایک مخیر بندہ کو اس کام کے لئے پیدا کر دیا اور خواجن گوڑا صاحب نے ایک کلاک ٹور بنا دینے کا وعدہ کر لیا ہے چنانچہ اس کے متعلق خط و کتابت بھی ہو گئی ہے۔ اور اب جلد وہ کام شروع ہوا چاہتا ہے اسی جوبلی کی یادگار مین انہون نے اس کلاک ٹور کے بنا دینے کی درخواست کی ہے۔ (اپلاز)

محتاج خانہ اور مدرسہ نسوان سے متعلق مولوی میر عسکر علی صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ بہت کم ہے۔ چونکہ یہ ضرورتین عام ہین اس سے مجھے اون کے نسبت زیادہ تفصیل سے کہنے کی ضرورت نہین ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ قاضی عبداللہ صاحب نے محتاج خانہ بنا دینیکا وعدہ کیا ہے

چھاؤنی فقیر پا صاحب نے جو سرا بنا دینے کا وعدہ کیا ہے یہ بھی اچھی بات ہے انکی ہمت کے نسبت بھی مجھے مرحبا کہنا چاہئے۔

ایسے معاملات زیادہ تر اعلیٰ ہمت سے ہوتے ہین ہر ایک شخص کو اسکی جرات نہین ہو سکتی ہے۔ سخاوت بھی ایک جوہر خداداد ہے مین تہ دل سے شکریہ قاضی عبداللہ صاحب خواجن گوڑہ صاحب۔ گنہ دار اور چھاؤنی فقیر پا صاحب کا

ادا کرتا ہون۔ اور دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم آپ کو اسکا اجر عظیم دیوے۔ آمین۔
مجھے آپ صاحبون کی اس دریا دلی سے فخر ہے (چیرز)

ف ۱۰۔ مولوی عسکر علی صاحب نے تحریک کی کہ نواب فرامرز جنگ بہادر ان ہر سہ معطی صاحبون کے نام سرکار مین پیش کر کے سفارش فرماوین کہ انکو خطابات مناسب سرفراز فرمائے جائین۔ اس کی نظرین حیدر آباد مین بھی مل سکتی ہین۔ جہان کسی مہاجن کو راجہ کا خطاب ملا ہے اور انگریزی علاقہ مین تو ہزارون نظرین موجود ہین ظاہر ہے کہ ان صاحبون کی جوش محبت کی وجہ سے جو اپنے بادشاہ کے ساتھ ہے اور اس جود وسخا کی صفت سے انھین ایک خاص کیفیت بہ الامتیاز پیدا ہو جاتی ہے جو بہ نسبت دوسرون کے بہ زیادہ ممتاز ہو جاتے ہین اس اعزاز و امتیاز کے قایم رکھنے کے لئے ضرور ان کو ہماری سرکار خطاب عطا فرمائیگی۔

ف ۱۱۔ نواب فرامرز جنگ بہادر نے وعدہ فرمایا کہ وہ ضرور اس امر کی تحریک کرینگے بیشک یہ صاحبان اس اعزاز کے اس مبارک موقع مین مستحق ہین (چیرز)

ف ۱۲۔ اس کے بعد وکیل کشن راو صاحب نے کہا کہ کارروائی یہین سے بند ہونی چاہیئے کیونکہ چند حاضران جلسہ مجھ سے خواہش کرتے ہین کہ مین نواب صاحب کی خدمت مین عرض کرون اور اجازت لون کہ وہ بھی اپنے اظہار وفاشعاری سے اس مبارک کام مین حصہ لین۔

ف ۱۳۔ کچھ تامل کے بعد نواب فرامرز جنگ بہادر نے مولوی میر عسکر علی صاحب سے کچھ فرمادیا۔ اور مولوی صاحب موصوف نے مجلس کے طرف مخاطب ہو کر کہا۔ نواب صاحب کا یہ منشا ہے کہ جو صاحب اس مبارک کام مین شریک ہو کر

عزت حاصل کرنا چاہین۔ وہ شریک ہوسکتے ہین۔ لیکن اس کا خیال رہے کہ پروگرام مین کوئی تنزا ید نہ ہوسکے گا اور جو کام کرنا ہو وہ کار ہائے خیر سے ہو جو مافی الضمیر ہمارے بادشاہ کے ہے اور اسکا صرف محرک صاحب بذات خود بدست خود کرینگے تا ان کا حساب انہین کے پاس رہے البتہ ہم ہر طرح کے انتظام سے ہر امر مین مدد کرینگے اس پر جن جن صاحبون نے جو دینے کا وعدہ کیا اسکی صراحت بالتفصیل پروگرام مین کیگئی ہے۔ کل کام خیراتی ہین حسنائی ہین۔

ف۱۴۔ عطر و پان کی تواضع کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ دستخط دستخط

مسٹر داراب جی تحصیلدار و معتمد وقت

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے

پروگرام جشن مبارک چہل سالہ جوبلی

نوٹ۔ ذریعہ منادی اس پروگرام کی تشہیر بہی کرائی جائے گی۔

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	تقریب
۱	۲	۳	۴	۵
۱۸	شوال ۱۳۲۲ھ	جمعہ	ساڑھے گیارہ بجے دن سے	ف۱۔ جمعیت بقاعدہ کو تنظم صب جمعیت اور جمعیت پولیس کو مہتمم صاحب کو توالی محبوب گلشن مین ٹہیک ساڑھے گیارہ بجے دن کے جمع رہینگے۔
۱۳	بہمن ۱۳۱۵ف			ف۲۔ جملہ علمار و مشایخین و عہدہ داران سرکار و وکلار

ومعزز باشندگان قصبہ رائچور بھی محبوب گلشن مین بوقت متذکرہ صدر حاضر رہین جملہ عہدہ داران وغیرہ معہ جمعیت تعلقدار ضلع کے ہمراہ جامع مسجد واقع بازار قصبہ رائچور کو نماز کے لئے جائینگے۔				
۳۵۔ نماز سنت کی ادائی کے واسطے کسیقدر توقف کے بعد محمد سلطان صاحب خطیب خطبہ شروع کرینگے خطبہ مین جب الفاظ دعائیہ پڑھنے کا وقت آئیگا۔ اسوقت خطیب ہمارے بادشاہ عالم پناہ کے لئے بارگاہ ایزدی مین سلامتی اور ترقی جاہ و جلال کی دعا مانگینگے۔ اورسب حاضرین باواز بلند (آمین) کہینگے اور بعد ختم نماز جمعیت کوتوالی و فوج بقاعدہ سلامی کے لئے بنادیق سر کرینگے۔ تمام مصلی ایک دوسرے سے مصافحہ کرینگے۔ اور اول تعلقدار ضلع کل علما و مشائخین سے ملاقات کرینگے۔				
۳۶۔ کل ہنود و دیگر مذاہب اپنے اپنے معبدون مین جمع ہوکر اسی قسم کی دعا مانگینگے۔ نوٹ۔ اسکا انتظام رائے شنکر پرشاد صاحب مددگار مال و مسٹر کشن راو وکیل کرینگے۔	بارہ بجے دن کے			

			پانچ بجے شام	ف ۵۔ محبوب گلشن مین ایوننگ اٹ ہوم کی دعوت منجانب سیونی چیا ہوگی اور بعد عام محفل نشاط ہوگی جسمین عامہ رعایاے رایچور بھی شریک ہوکر خود کی مسرت ظاہر اور تعلقدار ضلع کو منشکور کرینگے۔ نوٹ۔ اسکا انتظام ڈاکٹر فرحت علی صاحب و مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم دیوانی کے ذمہ ہوگا
۱۸ ۱۲	شوال ۱۳۱۲ بہمن ۱۳۰۴ف	شنبہ	آٹھ بجے صبح کے	ف ۱۔ فوج بیقاعدہ و جمعیت کوتوالی کی پریڈ میدان پریڈ مین ہوگی۔ اس پریڈ پر درباری لباس مین جملہ علماء و مشایخین و عہدہ داران سرکار و وکلاء و معززہ باشندگان قصبہ رایچور کے علاوہ عامہ رعایا بھی موجود رہینگے اور سلامی کی بندوقین جمعیت موجودہ سر کرینگی۔ نوٹ۔ اسکے متعلق انتظام منتظم صاحب جمعیت و مہتمم صاحب کوتوالی کے ذمہ ہوگا۔
			۷ بجے شب کے	ف ۲۔ محبوب گلشن مین پر تکلف روشنی ہوگی اور تمام مشایخین و عہدہ داران و وکلاء و معززین کی دعوت منجانب وشوناتھ بینکیا صاحب دسترخوانی ہوگی اور معززہ ہنود کے کہانے کا بھی علحدہ انتظام ہوگا اور یہ کل صاحبان مع رعایاے عامہ رایچور محفل

				نتاظرین بھی شریک رہینگے۔ نوٹ۔ اسکا انتظام مولوی میر عسکر علیصاحب و ڈاکٹر فرحت علی صاحب و مسٹر کشن راؤ کے ذمہ ہوگا۔ **ف ۳**۔ بعد دعوت قاضی محمد عبد اللہ صاحب اور خواجن گوڑا صاحب اور پہاونی فقیریا صاحب اپنی اپنی درخواستین موسومہ عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنۃ مدار المہام سرکار عالی پیش کرینگے جسمین وہ باظہار اپنی عقیدت مندی۔ وفاشعاری محبت اور جان نثاری کے قصبہ رائچور مین بیادگار جشن مبارک مستقل یادگارین قایم کرنیکی التجا کرینگے اور تعلقدار ضلع مہاراجہ بہادر مدار المہام سرکار عالی کیخدمت مین بذریعہ تار اسکی اطلاع دینگے۔ اور اپنی تحریک بسلسلہ ضابطہ روانہ کرینگے۔
۲۰ ۵	شوال سنہ ۲۳ھ تیر سنہ ۱۵ف	یکشنبہ	۱۲ بجے دنکو	**ف ۱**۔ محبوب گلشن مین غربا و مساکین وغیرہ کو کھانا کھلایا جائیگا۔ اور کپڑے وغیرہ دئے جاینگے حسب تفصیل ذیل۔ اسکا انتظام مولوی غوث محی الدین صاحب سوم تعلقدار و مولوی غلام محمد صاحب وکیل اور مسٹر کشن راؤ کے ذمہ ہوگا۔

(۱) قاضی محمد عبداللہ صاحب — مسلمان غربا کو کہانا تقسیم کرینگے۔

(۲) گوبند رام صاحب سیٹھ — ہندو 〃 〃 〃

(۳) پیناصاحب گتہ وار — جنگمونکو کہانا 〃 〃

(۴) ہروار اپنا صاحب — بیس رومال غرباکو 〃 〃

(۵) خان بہادر عبدالکریم صاحب — پچاس کمل غرباکو 〃 〃

(۶) اُپار گنگپا صاحب — پچاس نبلین غرباکو 〃 〃

(۷) جین ہلی بسپا صاحب — پچاس دہوتی غرباکو 〃 〃

(۸) آنند راو مادہو راو صاحب — پچیس ساڑیان اور چولیان 〃 〃

(۹) گڑ ٹکال بہیمپا صاحب — 〃 رومال غرباکو 〃 〃

(۱۰) امر لنگپا دہولیپہ صاحب — 〃 کمل غرباکو 〃 〃

(۱۱) رستاپور چنپا صاحب — 〃 بنین 〃 〃 〃

(۱۲) پہاوڑی فقیرپا صاحب — ایکسو پنچے 〃 〃 〃

(۱۳) فتح چند گرد ہاری لعل صاحب — پچیس لوٹے تیل کے 〃 〃 〃

(۱۴) کہیمراج راٹھی صاحب — ایضاً ایضاً ایضاً

(۱۵) مولوی غلام محمد صاحب وکیل — انگریزی لاوارث لڑکیونکو کپڑے 〃

(۱۶) مولوی سید عبدالمجید صاحب وکیل — بیس جلد قران مجید غربا کو 〃 〃

(۱۷) حاجی محمد اسمٰعیل صاحب — ۵ جانماز کے لیئے دینگے۔

(۱۸) مولوی سید محمد المجید صاحب وکیل — ہر مسجد مین ۳۰ سپارہ رکہینگے۔

(۱۹) ابکاری ینکما صاحبہ — انگیرزنہ لڑکیو اور ہر پاٹشالے کے لڑکیو کو بلانکٹ دیگی

۲۱ ۱۶	۲۳ شوال سنہ ۱۳۱۳ھ ۱۵ بہمن سنہ ۱۳۱۵ف	دوشنبہ	شام کے ۳ بجے	ف ۱۔ جملہ طلبا مدرسہ کو مٹھائی وغیرہ تقسیم ہوگی۔ اور اسپورٹس بھی ہونگے۔ ٹی اور پورٹس بڑے مہادیوبا صاحب کرائینگے۔ اور اس روز راے شنکر پاشاد صاحب مددگار مال کھانا کھلائینگے۔ نوٹ۔ اسکا انتظام مولوی میر عسکر علیصاحب و ڈاکٹر فرحت علیصاحب و مسٹر والٹر مہتمم تعمیرات کے ذمہ ہوگا (۱) کشن راو صاحب وکیل نگر مدرسہ کے غریب لڑکونکو کپڑے تقسیم کرینگے۔ (۲) وینکٹ راو صاحب وکیل۔ کتابین تقسیم کرینگے۔ (۳) روشن مدار صاحب۔ مدرسہ لنسوان کی لڑکیونکو کتابین سلیٹ وغیرہ تقسیم کرینگے۔ (۴) سید شاہ حسین قمیص القادری صاحب جاگیردار یابلدنی عــہ حاجی سید شاہ روشن علی صاحب قادری مالک مطبع صبغۃ اللہی (صمہ) روپیہ | صدر مدرسہ لنسوان کی غریب لڑکیون کے لیے دینگے۔ (۵) کشن راو صاحب کلان وکیل | سنسکرت کی دو مدرسونکے لڑکونکو کتب تقسیم کرینگے۔ (۶) جے گوپال صاحب۔ سنسکرت کی دو مدرسہ کی لڑکونکو کپڑے " " (۷) امریا صاحب مالی پٹیل " " کھلونے " " "

۲۲ ۱۷	شوال سنہ ۴۳ھ بہمن سنہ ۳۵ف	شنبہ	۴ بجے	ف ۱۔ جملہ شعراء رایچور اس مبارک جشن کی شان مین قصاید اپنی اپنی زبان مین پڑہینگے اور پھر عام محفل نشاط کے بعد جلسہ برخاست ہوگا۔
۲۳ ۱۸	شوال سنہ ۴۳ھ بہمن سنہ ۳۵ف	چہار شنبہ	۳ بجے	ف ۱۔ ٹنس میاچ ہوگا۔ جو کامیاب ہونگے انکو بیاٹ بطور انعام دیا جاے گا۔ اور ٹی پارٹی بھی ہوگی اور شب کو عام محفل نشاط ہوگی۔
۲۴ ۱۹	شوال سنہ ۴۳ھ بہمن سنہ ۳۵ف	پنجشنبہ	۸ بجے	ف ۱۔ رایچور کلب مین ڈنر اور محفل نشاط ہوگی اور پر تکلف روشنی بھی۔ ف ۲۔ قصبہ بھر مین ہر شخص براہ مسرت اور خوشی منائینگے اپنے اپنے گھر پر روشنی بحسب حوصلہ خود کرے گا فقط۔ (دستخط) نواب فرامرز جنگ بہادر

بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

ضمیمہ پروگرام جشن جوبلی مبارک سالگرہ چہل سالہ اعلحضرت قدر قدرت

۹ ر بہمن کو جو جنرل کمیٹی عہدہ داران و معززین رایچور کی بمقام محبوب گلشن منعقد ہوئی تھی اور فوری طور پر جن ذی ہمت اصحاب نے رفاہ عام اور اظہار عقیدتمندی کے کام اپنے ذمہ لیئے تھے اسکا پروگرام فوری طور پر اس سے قبل شایع ہو چکا ہے مگر رعایا و برعایا ے رایچور کے جوش عقیدت مندی کی وجہ سے پروگرام

کے شایع ہو چکنے کے بعد بھی باصرار ایسی درخواستین آئین جنکے لئے یہ ضمیمہ پروگرام شایع کیا جاتا ہے۔

۱۴ بہمن ۱۳۱۵ف شنبہ ۲ بجے شب کے	ف۴۔ منجانب اہل اسلام قصبہ رایچور درخواست قیام مدرسہ عربیہ موسوم بہ مدرسہ دینیہ محبوبیہ پیش ہوگی جسکو اول تعلقدار ضلع بذریعہ وسطہای معمولی مہاراجہ مدار المہام سرکار عالی کی خدمت مین روانہ کرینگے۔
	ف۵۔ قاضی عبیداللہ صاحب درخواست تعمیر محتاجخانہ محبوبیہ کے علاوہ دو منزلہ پختہ مسجد عثمانیہ بنانیکی درخواست بھی پیش کرینگے اور عامہ غربا و مساکین کو کھانا کھلائینگے۔
	ف۶۔ بلے چولپا صاحب ساہو تعمیر سرا کی درخواست دینگے۔
۱۶ بہمن ۱۳۱۵ف۔ دوشنبہ۔ تین بجے شام۔	ف۷ الف روشن مدار صاحب مدرسہ نسوان قصبہ رایچور کے محتاج لڑکیون کو ساڑیان چولیان اور چوڑیان تقسیم کرینگے۔
	(۸) عمر سیٹھ صاحب۔ جملہ مساجد قصبہ رایچور کے پیش امامون اور موذنونکو شملے اور سیلے تقسیم کرینگے۔
	(۹) سیٹھ کاوس جی صاحب علاقہ ولکاٹ برادرس

مسلمان محتاج پردہ نیشن بیوگان کو ساڑیان اور چولیان تقسیم کرینگے۔

(۱۰) خان بہادر ہرمزجی مانکجی صاحب گتہ دار آبکاری ضلع رایچور مبلغ سو روپیہ بغرض امداد معذور پارسیان بمبی کو دینگے۔ (دستخط)

نواب فرامرز جنگ بہادر

واقعات جوبلی مبارک حسب پروگرام

تاریخ ۱۳ ابہمن سنہ ۱۳۱۵ف م ۱۸ شوال سنہ ۱۳۲۳ھ یوم جمعہ

ف ۱ ۔ حسب پروگرام۔ تقاریب جوبلی مبارک کی شروع ہوئین۔

ف ۲ ۔ تقریباً نو بجے صبح کے اہل ہنود۔ باعتبار پنچانگم کے۔ وقت سعد مین عبادت شروع کی۔ ویر کونٹ راو کے دیول سے شروع کرکے کل بڑے بڑے دیولون مین دعائین مانگی گئین۔ اور ناریل پھوڑے گئے۔ رائے شنکر پرشاد صاحب سیوم تعلقدار و مددگار مال ان جملہ دعاؤن مین شریک رہے اور بذات خود خیرات بھی کی۔

ف ۳ ۔ جملہ شاستری اور برہمن معہ دیگر معززین اہل ہنود کے۔ کلب گھر مین جمع ہوئے۔ اور جب اول تعلقدار نواب فرامرز جنگ بہادر اور عہدہ داران اور دیگر معززین شہر۔ کلب گھر مین حسب تقرر پروگرام پہونچے خلایق ایک اژدہام تھا کلب کے دربار ہال مین جہان شاستری اور برہمن جمع تھے۔ اجلاس ہوا۔ اور وقت

جوشی نے سب رواج ہندو درباروں کے سب سے پہلے پنچانگم پڑھ کر وقت مسعود اور روز کا معلوم کرایا۔ اسکے بعد رنگاچاری ماٹھادیکہ۔ کالپاچاری۔ رنگاچاری۔ بھیاچاری اور کرشناچاری نے دعائیہ سلوک پڑھے۔ اور حسب رواج ہنود دیولون مین لوٹے ہوے ناریلون مین کا نصف نصف حصہ اور زرد پھول کے ہار تعلقدار صاحب کو ہر ایک نے دیا۔ اور پہنایا۔

اور کرشناچاری نے قصیدہ بزبان سنسکرت سنایا۔

ف۴۔ بارہ بجے اول تعلقدار صاحب معہ جملہ عہدہ داران و معززین جلوس کے ساتھ مثل تقریب عید کے جامع مسجد کے طرف روانہ ہوے۔ جمعیت پولس اور بے قاعدہ کے صفین آگے آگے۔ اور پیچھے پیچھے بگھیان۔ ٹانگے گاڑیان وغیرہ کی قطار تھی۔ اسکی رفتار مین جلوس کے ساتھ جا بجا سے لوگ شریک ہوجاتے تھے حتی کہ جب مسجد پر پہونچے ہین۔ تقریباً پاؤ میل تک ایک برات کا رنگ تھا۔

ف۵۔ مسجد مین صحن کے پہلو مین ایک شامیانہ نصب ہوا تھا۔ جسمین نواب فرامرز جنگ بہادر اور عیسائی۔ اور پارسی اور ہندو مذاہب کے لوگ فرش پر بیٹھے رہے تھے۔ اور اہل اسلام سے ہزارون شریک نماز جمعہ ہوے باتباع جریدہ غیر معمولی خطبہ مین **حضور** کے لئے دعا ہوئی۔ پھر **صاحبزادہ** بلند اقبال کے لیے بھی دعا ہوئی۔ سماں یہ تھا کہ اسوقت کہ جوش مسرت پر اور مصافحہ اور معانقہ پر عید بھی حسرت بھری نظرون سے حسد ظاہر کر رہی تھی۔

آخر مین سلامی کی بندوقین سر ہوئین جس سے رخصت کا اشارہ ملا۔ اول تعلقدار صاحب نے قاضی۔ خطیب۔ موذن۔ اور خادم مسجد کو مندیل زر دوپٹے عنایت کئے

اور فقرا مین خیرات کی۔

ف ۶۔ دو بجے مسجد سے برخاست ہوئے لیکن بوجہ طول جلوس اور اژدہام خلایق کے۔ پون گہنٹے کے عرصہ مین مسجد سے کلب گہر پہونچے۔ متعدد کمانین لوکل فنڈ۔ اور جوبلی کمیٹی اور رعایا جان نثار کی طرف سے ہر ہر گوشہ شہر مین نصب تہین۔ ہر ہر کمان پر دعاییہ عبارتین لکہی تہین۔ صدہا جہنڈیان اور بیرقین وغیرہ اپنی مجموعی حیثیت مین اپنی زبان حال سے ثابت کر رہی تہین۔ کہ اس جشن غیر معمولی مین سارا رایچور گلشن بنگیا ہے۔

بعد واپسی بہ کلب اول تعلقدار صاحب نے جملہ حاضرین کو رخصت کیا۔

ف ۷۔ تماشہ جوم نہ ہٹاے ہٹتا تہا نہ چلاے جاتا تہا۔ عمدہ انتظام پولس کے متعلق مستحق تحسین مہتمم کوتوالی مولوی سید عنایت اللہ صاحب ہین۔ کہ کوئی واقعہ حادثہ ناگوار نہ گذرا۔ پہر گہنٹہ ڈیڑہ گہنٹہ کے بعد عہدہ دار معززین بہ تبدیل لباس ہای فاخرہ مثل برانیون کے جمع ہونے لگے چار بجے سے دعوت منجانب مسٹر سیونیمپا ایونگ اٹ ہوم کی تہی۔

ف ۸۔ جن جن صاحبون نے اس مبارک تقریب کی مستقل یادگارین قایم کرنے کا قصد ظاہر کیا تہا۔ اونکے ساتہ اول تعلقدار صاحب اور دیگر عہدہ دار وغیرہ شریک ہوکر گروپ مین فوٹو لیے گئے۔

ف ۹۔ اس کے بعد تحصیلدار مولوی غلام محمد صاحب کے طرف سے یتیم اور لاوارث عیسائی لڑکے اور لڑکیون مین لباس کی تقسیم بہ استدعاے مولوی صاحب موصوف مسٹر فرامرز جنگ نے فرمائی۔ مس وہن مائی دختر نیک اختر

نواب صاحب نے چند اشعار دعائیہ شاہ دکن کے لئے بزبان انگریزی پڑہے۔
اور دوسرے لڑکیون نے اوسی کو گانے مین سنایا۔ یہ سارا واقعہ کثیر التعداد
لیڈیز۔ اور جنٹلمین مقامی اور علاقہ ریلوے کے ساتہہ ایک نہایت پر لطف
سما تھا۔

ف ۱۰۔ نواب فرامرز جنگ بہادر نے مولوی غلام محمد صاحب کا مختصر
مگر جامع الفاظ مین شکریہ ادا کیا اونکی عالی ہمتی اور سخاوت کی تحسین فرمائی جسکی
جواب مین مولوی صاحب موصوف نے اپنی مشکوریت ظاہر کی اور کہا کہ اپنے
مالک پر سے اپنی جان بہی تصدق ہے۔ اونکے تیس سالہ تجربہ حالات
رائچور مین نہ کوئی ایسی تقریب دیکھنے مین آئی نہ ایسی ہردل عزیز اور دل افزا
تعلقدار ملے تھے۔ جسپر ہر طرف سے مرحبا کی صدائین چیرز مین بلند ہوئین۔

ف ۱۱۔ اسکے بعد ایونگ اٹ ہوم کی لذائذ سے سب محظوظ ہوئے ہنود
کے لئے بہی الگ میزین لگین تہین اوس مجمع مین اڈرس منجانب رعایا پڑہا گیا
نوٹ نقل اڈریس آخر مین منسلک ہے۔

جسکو بوساطت معمولی پیشگاہ خسروی مین بہیجنے کا تعلقدار صاحب نے وعدہ کیا
جسکے بعد باغ کے مختلف مقامات مین رقص و سرور۔ و ساز و چنگ بالکلیہ ایک برات
کے رنگ جمارہے تھے۔ تقریباً گیارہ بجے مجمع چہٹا۔ اور ہر ایک اپنے اپنے گہر
پلٹہا۔

تاریخ ۴ اسفندارمذ ۱۳۱۵ف ۱۹ شوال ۱۳۲۳ھ یوم شنبہ

ف ۱۔ آٹہہ بجے ٹہیک میدان پریڈ مین جمعیت پولس و بیقاعدہ صفین

لگائین کہڑی تہی۔ سامنے علم شاہی کے نیچے اول تعلقدار معہ عہدہ داران مقامی کہڑے تہے اور ہرطرف انبوہ خلایق کا اجماع تہا۔

اعلی درجہ کے قواعد کی نمایش پولس نے کی۔ مہتمم صاحب کوتوالی کی توجہ اسمین بہی قابل تحسین ہے کچہہ عجیب اثر اسکا ہوا۔ کہ ہو بہو تقلید پولس کی۔ جمعیت بیقاعدہ بہی کی۔ پہر جمعیت عرب غیر معمولی جوش کے ساتہہ رجز سناتے ہوئے اپنے خاص وضع مین مارچ پاسٹ کیا اور اونکے حبیب نے نہایت ہی خوش الحانی سے بزبان عربی دعا پڑہی جسپر صدر سے آمین سے میدان پریڈ گونج اوٹہا۔ بعد ازان سلامی سرہوئی۔ میدان خالی ہوا۔ نیئے نیئے لباسونمین مع کمربند و دستار حضار اپنی ہیت کذائی مین یہ ثابت کر رہے تہے۔ گویا عقیدۃً اپنے بادشاہ کے حضور مین کہڑے تہے۔

ف ۲۔ دن بہر بیکلی مین کٹا۔ ہر شخص کو شام کا دہن لگا تہا۔ سات بجے شام سے پہر مجمع محبوب گلشن مین شروع ہوا۔ حاضرین سے وسیع دربار ہال کلب گہر کا معمور ہوگیا۔ کمپونڈ مین وہ بڑا بجلی کا چراغ اور جا بجا۔ اور درختون کی ٹہنیون سے آویزان شمعین۔ اور فانوسین۔ اور باغ کے بیچون بیچ کلب گہر پر رکہے ہوئے چراغ۔ زمین پر آسمان کا سماد کہا رہے تہے۔ ایکطرف چاند منور تہا۔ تو اطراف مین ستارے اور کلب گہر پر چراغون کا جہومر عقد ثریا کا نو ٹوتہا۔

ف ۳۔ آٹہہ بجے درخواستین اون صاحبون کی گذرین جو مستقل یادگارین اپنے پیارے اور محبوب عالم بادشاہ کی جوبلی مبارک کی یادگار مین قایم کرنا چاہتے ہین تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) خواجن گوڑا صاحب شہر رایچور کو ایک کلاک ٹور دینا چاہتے ہین۔

(۲) چہاؤنی فقیریا صاحب ایک سرائے مخصوص ہنود کے لیے دینا چاہتے ہین

(۳) بلے مہادیویا صاحب ایک مختصر مسافر خانہ اپنے کارخانہ کے کمپونڈ مین بنانا چاہتے ہین۔

(۴) اہل اسلام قصبہ رایچور ایک مدرسہ دینیہ محبوبیہ تعلیم عربی کے لیے عام چندہ سے قایم کرنا چاہتے ہین۔ چندہ بہی جمع ہو گیا ہے۔ جسمین نصف کا ذمہ مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب سے لیا ہے۔

(۵) مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب ایک عام محتاج خانہ محبوبیہ بنا دینا چاہتے ہین۔

(۶) مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب ایک دو منزلہ مسجد عثمانیہ تعمیر کرنا چاہتے ہین دو منزلہ مسجد اس ملک مین کہین نہین ہے۔

نوٹ۔ نقول درخواستون کی اخیر مین منسلک ہین۔

خواجن گوڑا صاحب۔ چہاؤنی فقیریا صاحب۔ اور بلے مہادیویا صاحب اور منجانب اہل اسلام حاجی سید روشن علی صاحب نے فقط تحریری درخواستین پڑہ کر پیش کردین۔ مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب نے ایک مختصر سی تقریر بہی کی جسمین انہون نے اپنے مالک کے ساتہہ دلی محبت اور وفاداری کا اظہار کرکے اپنے جان نثاری کا ثبوت دیا۔ اور یہہ بہی کہا کہ چونکہ یہ صاحب اپنے طالب العلمی بہ نظام کالج کے زمانہ مین صاحبزادہ بلند اقبال کے ساتہہ۔ اسپورٹس کے کہیلون مین شریک ہونے کا افتخار حاصل کرچکے ہین۔ اپنے خانہ زادگی

ثبوت مین وہ ایک مسجد بنائینگے جیسے کہ اس ملک مین اسوقت تک نہین ہے یعنی دو منزلہ مسجد بنائینگے۔ جیسے مساجد بمبئی اور ہندوستان کے نواح مین دیکھے گئے ہین۔ اور اس مسجد کو اپنے پیارے شہزادہ بلند اقبال کے نام نامی سے موسوم کرینگے۔

اول تعلقدار صاحب نے جملہ معطیون کا عموماً اور ہونہار نوجوان قاضی محمد عبید اللہ صاحب کا خصوصاً شکریہ ادا فرمایا اور مناسب الفاظ مین دل افزائی فرمائی اور یہہ بہی فرمایا کہ سرکار مین انکی درخواستین بہیجکر خواجن گوڑا صاحب اور چہاؤنی فقیر یا صاحب۔ اور مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب کے لئے جنہون نے ہزار ہا روپیہ ان تعمیرات مین بادشاہ ذیجاہ پر سے نثار کیا ہے۔ عطائے خطابات مناسب کی سفارش سرکار مین کرینگے۔ اور تار بہی دینگے۔ چنانچہ پرایوٹ سکرٹری مہاراجہ بہادر کی معرفت تار دیا بہی گیا۔

ف ۴۔ اس روز مہاجن وشوناتہہ دینکیا کی طرف سے عام دعوت تہی ایک طرف ہنود کے کہانے کا انتظام رائے شنکر پرشاد صاحب سوم تعلقدار اور مسٹر کشن راؤ صاحب وکیل کے اہتمام سے ہوا تہا۔ اور کلب گہر مین پُرشان دسترخوان چنا گیا تہا۔ اور پارسی جنٹلمین کا اس دعوت مین شریک ہونا۔ اور فطرتی آلات دست وانگشتان سے دعوت کہانا۔ اس امر کو ثابت کر رہا تہا کہ ہر دل عزیز پادشاہ دکن کے لئے ہر قوم ہر امر مین خوشی کے ساتہہ شریک ہوتی ہے۔

ف ۵۔ بعد طعام محفل نشاط ہوئی مثل شب گذشتہ مختلف مقامات محبوب گلشن مین یہی کیفیت رہی۔ ہر کہ ومہہ کسی نہ کسی مقام مین حظ سماع کا اٹہاتا رہا۔

بارہ بجے تک جلسہ رہا۔

تاریخ ۱۵ ابر بہمن ۱۳۱۵ فصلی م ۲۰ شوال ۱۳۲۳ھ یوم یکشنبہ

ف۔ اس دن حضور عالی نے سارے رایچور کے لئے خوان نعما بچھادیا۔

چپہ چپہ زمین وسیع محبوب گلشن کی بہہ بہار دکھا رہی تھی۔ کہ زمین زمین سے بجائے درخت کے انسان نکل آئے ہین۔ ایک طرف سے شور ہے معذورین کا۔ جنکو دیکھ کر انسانی ہمدردی سے دل بہر آرہا تہا تو اپنے فیاض بادشاہ کی جوبلی کے فیض سے جو بکثرت انکو پہونچایا جارہا تہا۔ دل کو خوشی ہو رہی تہی ایک طرف مفلسی کی برہنگی دیکھکر آنکہین شرمائی جاتی تہین تو پھر انکو عطا شدہ لباس مین خشاش وبشاش دیکہنے سے واقعی بشاشت ہوتی تھی۔ خلاصہ یہ کہ بارہ بجے سے شام تک کہین کپڑے تقسیم ہورہے ہین کہین کہانا دیا جاتا ہے کہین موسم سرما کے اعتبار سے کملین۔ بلانکٹ اور بنیایین دیجاتی ہین۔ مسلمان ہندو ہر قوم وملت کو اوس اوس کے قوم سے اوس اوس کے کہانے کا انتظام کیا گیا۔ ابتدا سے انتہا تک اول تعلقدار صاحب بہ نفس نفیس حاضر رہے اس موقع پر بہی نوجوان مولوی قاضی محمد عبید اللہ صاحب نے خوش سلیقگی سے ہزارہا غربا کو کہانا کہلایا۔

مختصر یہ ہے کہ سارا رایچور اس محبوب گلشن مین سما گیا تہا۔ اور ہر ایک نے کچھ نہ کچھ پایا پروگرام کے روسے تقسیم پوری ہوئی۔ مساجد بہی نہین بہولی گئین۔ قرآن شریف اور جانماز وہان بہی پہونچائے گئے۔

ف ۲۵۔ مغرب مین معمول کے موافق راگ رنگ کی محفل دس بجے تک رہی

تاریخ ۱۶ بہمن ۱۳۱۵ف م ۲۱ شوال ۱۳۲۳ھ یوم دوشنبہ

ف ۱۔ اس روز راے شنکر پرشاد صاحب نے ہنود کو کہانا کہلایا۔

ف ۲۔ سہ پہر سے اسپورٹس شروع ہوے۔ جس سے لطف بے اندازہ حاصل ہوا۔ جو بازی لے گئے انکو انعام تقسیم ہوے۔

ف ۳۔ بعد از آن ٹی پارٹی مین سب شریک ہوے جو منجانب مہاجن بلے مہادیو پا صاحب دی گئی تہی۔ نام کو تو ٹی پارٹی تہی مگر تہا درحقیقت خاصہ ایوننگ اٹ ہوم۔

ف ۴۔ جب اس سے فراغت ہی بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ ایک طرف تو وہ ہو رہا تھا اور کسی طرف حسب پروگرام وضمیمہ پروگرام تقسیم ہو رہی تھی۔ انگریزی مدرسہ کے لڑکونکو نواب فرامرز جنگ بہادر ایک طرف کتب تقسیم فرما رہے تھے ایکطرف دیسی مدرسون اور پاٹ سالونکے طلبار کو مولوی میر عسکر علیصاحب ناظم دیوانی ضلع کتب کپڑے اور بلانکٹ تقسیم کر رہے تھے اودہر قناتون مین پردہ نشین مدرسہ نسوان کی لڑکیون اور بیوہ مسلمان عورتون کو ساڑیان چولیان چوڑیان کہلونے اور کتب مسز فرامرز جنگ تقسیم فرما رہین تہین۔ جسکا اہتمام ڈاکٹر محمد عبد الحفیظ صاحب کے ذمہ رہا تہا۔

نواب فرامرز جنگ بہادر کی جدت طبع نے ایک کرشمہ یہ بھی دکھا دیا کہ جوبلی بڑی مصنوعی قایم کر دیا گیا تہا۔ جاپانی فانوسین جسکو روشن کر رہی تہین

اور اسکی ہر ہر ٹہنی سے کہلونے بشکل میوہ لٹک رہے تہے جن پر نمبر لگے تھے
ان نمبرون کے ٹکٹ تہے جو لڑکا یا لڑکی جس ٹکٹ کو اٹہا دے اوسکو اوس نمبر
والا کہلونہ ملجاتا تہا۔ نواب فرامرز جنگ بہادر خود اسمین مصروف تھے۔ اس دن نے
بھی خاصی فیاضی دکہائی۔ اسکا صرفہ منجانب امرا صاحب ہوا۔

ف ۵۔ شب مین رقص وسرود دس بجے شب تک رہا۔

تاریخ ۱۷ بہمن ۱۳۱۵ف م ۲۲ شوال ۱۳۲۳ھ یوم سہ شنبہ

ف ۱۔ اس روز مختلف زبانون مین قصاید پڑہے گئے جسکے لیے پانچ بجے
شام سے دس بجے رات تک کلب گہر مین مجمع رہا۔ قصاید منتخبہ آخر مین منسلک ہین۔

ف ۲۔ اسکے بعد ایک گہنٹہ بہر تک محفل نشاط ہوکر مجلس برخاست ہوئی۔

تاریخ ۱۸ بہمن ۱۳۱۵ف م ۲۳ شوال ۱۳۲۳ھ یوم چہار شنبہ

ف ۱۔ تین بجے سے ٹینس میاچ شروع ہوا۔ اور تقریباً چھ بجے ختم ہوا۔
ڈاکٹر فرحت علی اور ڈاکٹر ڈیوڈ بازی لے گئے جنکو اعلیٰ درجہ کے بیاٹ انعام
مین ملے۔

ف ۲۔ بعد ٹی پارٹی ہوئی۔ اور شب مین عام طور پر محفل نشاط ہولی۔ گیارہ بجے
برخاست ہوئی۔

تاریخ ۱۹ بہمن ۱۳۱۵ف م ۲۴ شوال ۱۳۲۳ھ یوم پنجشنبہ

ف ۱ - پانچ بجے نہ تھے کہ اژدہام خلایق شروع ہوگیا۔ مجبوب گلشن مین جگہ باقی نرہی یہ آخر شب تہی۔ روشنی اعلیٰ درجہ کی ہوئی کیفیت یہ تہی کہ شبنہ گذشتہ کی روشنی مین اگر چاند اور تارون کا فوٹو تہا۔ تو اس شب چاند بدر تہا اور ستارون مین روشنی سلخ کی تہی اور مقیم خانقاہ جو پنج بی بیون کے پہاڑ سے اسکے طرف دیکھنے لگا ہوگا۔ تو متحیر ہوا ہوگا۔ کہ یہ نیچے اور اوپر دو آسمان کیونکر موجود ہوگئے۔

ف ۲ - ہر ہر عہدہ دار اور ہر ہر شخص اپنے گہرون پر قصبہ بہر مین ایسی روشنی کی کہ دیوالی بہی حیرت مین رہ گئی۔ یون تو اس **جوبلی** مین ہر روز شہر بہر مین روشنی اکثرون کے گہرون پر ہوا کرتی تہی۔ لیکن شبنہ گذشتہ کو اعلیٰ تہی۔ تو آج اعلیٰ تر رہی۔

ف ۳ - صبح نو بجے مسٹر پتنجی جو یہان کے نامی شاپ والے ہین انکی بی بی جیون بائی نے بطور خاص ایک دستور صاحب کو شولاپور سے بلوا لیا تہا اور جملہ پارسی کمپونٹی نے باقاعدہ طور پر اپنے مذہبی اصول سے اور بخلوص قلب **یزدان** پاک کی بارگاہ مین بادشاہ دکن کی درازی عمر و ترقی اقبال کے لئے جی کہول کر دعائین مانگین یعنے انکی مذہبی اصطلاح مین **جشن** کیا۔ جسپر نواب فرامرز جنگ بہادر نے شکریہ ادا کیا۔ اور شب مین روشنی بہی انکے شاپ پر۔ اور مسٹر مانک جی کے شاپ پر قابل دید ہوئی۔

ف ۴ - منجانب کلب پرشان ڈنر ہوا جسمین (۳۵) کرسیان بچہین تہین امریکن مشن۔ کیتہلک مشن کے پادری صاحبان اور دیگر یوروپین اور پارسی جنٹلمین جو یہان کے متعدد گرہنون اور شاپون کے ایجنٹ و کارپرداز ان مین شریک تہے۔

۵۵ - کہانے کے بعد اور دوران ٹوسٹ مین باری باری سے اول تعلقدار
نواب فرامرز جنگ بہادر اور مولوی میر عسکر علیصاحب ناظم دیوانی ضلع نے شہنشاہ
ہند اڈورڈ سابع اور ملکہ اور شاہزادہ پرنس آف ویلز کا اور پرنسس کا جام صحت حاضرین
سے نوش کروایا - مولوی میر عسکر علی صاحب نے قبل از ٹوسٹ حضار کو متوجہ کرایا
کہ حسن اتفاق سے اسی زمانہ مین ہز رایل ہنسز پرنس اور پرنسس آف ویلز بھی
ہندوستان مین تشریف لائے ہین جب اونکو یہ معلوم ہوگا کہ کس جوش سے
اس ملک کی رعایا یہ جشن منا رہے ہین تو ہز رایل ہنسز کے پاس بہ مشاہدہ عینی اس
امر کا خاصہ ثبوت ملجائے گا کہ اس اعلیٰ ترین ولیسی ریاست کے حاکم کی اعلیٰ ترین اور
خوشگوار حکومت مین رعایا کیسی خوشی سے بسر کر رہی ہے - (چیرز -)

اس کے بعد نواب فرامرز جنگ بہادر نے حسب ذیل تقریر فرمائی -

حضرات - آپکو غالباً معلوم نہوا ہوگا کہ مین کیون نہ اٹھا - مین اوٹھا نہین
اوٹھایا گیا - میری کرسی میرے بوجھ کو اپنی خوشی مین گوارا نہ کرتی تھی - اور میرا دل خوشی
سے اچھلنے لگا - میری سانس پھولی اور مجھے بیٹھے سے اوٹھا دیا (چیرز)
آپ دریافت کرنا چاہینگے کہ ان غیر معمولی کیفیتون کا باعث کیا ہے میرا
جواب یہ ہے کہ جن جذبات نے آپ سبکو اپنے سکون سے نکلوایا - اور
یہانتک پہونچایا کہ مسرت بالذات بشاشت بالجماعۃ کی کیفیت مین ظاہر
کیجائے اونہین کے اثرات نے مجھپر یہ عمل کیا ہے اور مین دیکھ رہا ہون -
آپ کے بشرون سے کہ اونہین کے جادو نے آپکو بہ سر حرف ہمہ تن گوش
بنا دیا ہے - (چیرز -)

زمانہ قیام ریاست آصفیہ سے اسوقت تک کوئی ایسا جشن عام نہین ہوا۔
یہ پہلا موقع ہے کہ جسمین رعیت قولاً و فعلاً ثابت کر رہی ہے کہ وہ کس درجہ
انتہائی مین اپنے پادشاہ سے خوش اور راضی ہے (چیرز)

اس تمہید کے بعد اسکی ضرورت نہین ہے کہ مین وہ لفظ سناؤن جو گذشتہ
جمعہ سے آج ایک سالم ہفتہ بہر تک اس تقریب کا وقتیہ کلمہ رہ چکا ہے۔ جسکے
لئے ہم ہفتہ بہر سے روزانہ جمع ہو رہے ہین۔ سنو سنو۔

ایسے تقاریب مین معمول ہے کہ صاحب تقریب کے مناقب و اوصاف
بیان کئے جاتے ہین۔ لیکن مجہہ ادنیٰ غلام بارگاہ خسروی کی کیا مجال کہ مجہہ سے
ایک ہزارمان حصہ بہی ادا ہوسکے اور اگر مین اسکی جرارت کرون بہی تو اوس
اڈریس کے بعد جو منجانب پبلک بروز جمعہ سنا گیا اور اوس اڈرس کے آگے
جو آب تہوڑی دیر مین منجانب عہدہ داران و ملازمان پڑہے جانے والا ہے
مین اقبال کرتا ہون کہ میری زبان ضرور قاصر رہے گی ہر چیز کا حُسن اوسکی علویت
اور کمال اوسکے نتایج سے قیاس کئے جا سکتے ہین اور ایسا قیاس یقین کہلاتا ہے

حضرات۔ آپکو معلوم ہے کہ جریدہ غیر معمولی مورخہ ۲ ہر بہمن کا ہمارے ہاتہون
مین ۷ ہر بہمن کے ٹپہ مین ملا ہم سب اسکے فکر مین لگے تہے کہ بلدہ جا کر جشن ہمایون
مین شریک ہونگے اس اثنا مین آٹہ بہمن کو وہ حکم ملا کہ عہدہ داران اضلاع اپنے
اپنے مستقر ہائے اضلاع مین رہکر جشن کرین جسکے بنا پر مین نے ذریعہ نوٹس
آپ جملہ صاحبون اور عامہ رعایا کو جلسہ عام مین شریک ہوکر اپنے اپنے مشورہ
سے مجہے ممنون کرنے کے لئے تکلیف دی تہی۔ جو ۹ ہر بہمن کو منعقد ہوا تہا۔

جسوقت مین اپنے بنگلے سے نکلکر اس کلب کی طرف میرے عزیز دوست مولوی میر عسکر علیصاحب ناظم دیوانی کے ساتھہ آرہا تھا۔ اوسوقت میری مایوسی میرے خطرات نے مجھے عجیب اضطراب کے حالت مین ڈالدیا تھا۔ کہ آیا ایسے تنگ وقت مین کچھہ ہو بھی سکیگا مگر بادشاہ ظل اللہ ہی اس اعتبار سے بادشاہ کے کام خدا ہی پورا کرنے والا ہے (سنو سنو) پس مین جی مین یہی کہتا تھا کہ یا رب العزۃ مین تجھی پر توکل کرتا ہون اور دل سے دعا کرتا تھا۔ رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر میرے عزیز دوست مولوی صاحب موصوف نے بھی میری ہمت بڑہائی۔ آپنے دیکھہ لیا کہ ہمارے بادشاہ کے ظل اللہ ہونے کا کیا ثبوت ہمکو منٹون مین مل گیا۔ (چیرز) مہینون مین جو منصوبہ پورے ہو سکتے تھے۔ وہ لمحون مین پورے ہوئے اور اسطرح کہ خود توقع کے بھی توقعات سے زیادہ خدائے جل و علی نے اپنے نعمات غیر مترقبہ سے مالا مال کردیا۔ اور اسوقت مین اوس مسبب الاسباب کا شکر بجالاتا ہوان۔ اور اس امر کا اظہار بفرط مسرت کرتا ہون کہ معمولی تقاریر جشن کے علاوہ خیراتی اور حسنانی کامون مین اور مستقل یادگارونکے قایم کرنے کے لئے ہمکو تقریباً بیس پچیس ہزار روپیہ مل گئے (دیر تک چیرز) مین کہونگا کہ اعلیحضرت کی نام کی یہ ادنا کرامت ہے۔

(اپلاز) اسکے بعد مین خیال کرتا ہون کہ ہمارے بادشاہ کی ذات مستغنی مدح و توصیف سے ہو جاتی ہے۔

(اپلاز) اور مین آپ عہدہ دارونکو جو میرے ساتھہ کسی نہ کسی حیثیت سے شریک ہوکر اس ضلع مین اپنے بادشاہ عالی جاہ کے خدمت ادا کرنے کا شرف رکھتے ہین یقین دلاتا ہون کہ آپ کے حسن خدمات ہمارے آقاے نامدار کے پاس پسندیدہ ہونگے اور ہمت دلاتا ہون کہ بلاخوف کوتاہ نظر نکتہ چینون سے اپنے **مالک حقیقی** پر بہروسہ کرکے استقلال کے ساتہہ اپنے **مالک مجازی** اپنے **بادشاہ محبوب القلوب** کے منشا کو پورا کرتے ہین ہمیشہ مصروف رہین۔ دیانت اپنا شعار سمجھین انصاف اپنا فرض مانین۔ ہمدردی رعایا اپنا شیوہ رکھین۔ اور خیر خواہی ملک اپنا لازمہ مذہبی تصور کرین (سنو سنو)۔

اس موقع پر ناشکری ہوگی اگر مین ان صاحبون کا شکریہ نہ ادا کرون۔ جن سے مجھے بیش بہا مدد ملی۔ میرے عزیز دوست مولوی میر عسکر علیصاحب سے مجھے برابر۔ اور ہر مشورہ مین عمدہ مدد ملی۔ عمدہ انتظام مین مجھے بے مثل مددگار مولوی سید عنایت اللہ صاحب مہتمم کوتوالی سے ہر قسم کی امداد ملی۔ تفصیلی ہر کام کا انجام میرے قابل قدر مددگار مولوی غوث محی الدین صاحب سوم تعلقدار فرماتے تھے اور ہم سبھونکی محنتون کے مجموعہ کو عمدہ اسلوب اور شایستہ لباس مین ظاہر کرنے والے میرے عزیز دوست ڈاکٹر فرحت علی تھے۔ جنکو تمامی نمایشی اسباب اور انتظام و اہتمام تقاریب آرایش کلب اور باغ سے اس سالم عشرہ مین ایک منٹ کی بھی فرصت نہین ملی۔ میرا دلی شکریہ ان کل حضرات کے لیئے ہے اور میری سچی مرحبا انکے نمک حلالی پر ہے (اپلاز)

حضرات۔ اب اصل فریضہ ہمارا رہ جاتا ہے جس سے ہمکو سعادت

حاصل کرنی ہے وہ یہہ ہے کہ میرے ساتہہ آپ حضرات کہڑے ہوکر شیرین و
مفرح جام بلو نیڈ کے ساتہہ دعا مین شریک ہون یا الٰہی العالمین حضور پر نور اعلیٰحضرت سلطان محبوب
بادشاہ دکن کی عمر دراز فرما۔ پہر اوسکے بعد ہم جملہ دعاگویون کی عمر دن سے
ایک ایک حصہ لیکر حضرت اقدس کی عمر مبارک کی توسیع فرما۔ اس
ریاست کو جس سے دنیا کے ہر ملک ہر قوم کے لوگ مستفیض ہوتے
ہین۔ ابد الاباد۔ قایم دایم رکہہ۔ آمین۔

تہوڑے وقفہ کے بعد حضرت صاحبزادہ بلند اقبال کے لئے جام صحت
کی دعوت ہوئی اور نہایت جوش سے ٹوسٹ دیا گیا بعد ازان مولوی میر عسکر علی
صاحب نے نواب فرم مرزجنگ بہادر کا سبہون کے طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اور
کہا کہ ہر ایک نے اپنے خدمت اس فریضہ عام مین ادا کرنے کی کوشش کی۔ اور
بعد عالیجناب مہاراجہ یمین السلطنۃ مدار المہام بہادر کی مدبرانہ وزارت انصاف
پروہی رعایا پروری ولیاقت پسندی کی توصیف کرتے ہوئے زیادہ زور اس
امر پر دیا کہ آپ مین۔ لازمہ حکومت بدرجہ اکمل یہ بہرا ہوا ہے کہ ہر ادنیٰ و اعلیٰ
معاملہ مین آپ بذات خود متوجہ ہوتے ہین۔ اور محتاج کسی کے مشورہ کے نہین
ہین جسکی بدولت سارے ملک کو اطمینان کلی حق رسی کا ہے۔

اور آپ کے لئے جام صحت و اقبال نوش کرنے کی درخواست کی۔ جو
جوش کے ساتہہ نوش کیا گیا۔

اخیر مین مہمانون نے صحت کا جام پیا گیا۔ اور عہدہ دارون کا اڈریس سنایا گیا

اسکے بعد وکیل مولوی سید شبیر حسین صاحب نے اپنی تقریر پڑہی۔

بعد از ان محفل نشاط مین سب شریک ہوئے۔ جو دو بجے شب تک رہا۔

ان جملہ تقاریب مین انتظام مناسب با متانت اور بلا نمایش محنت ڈاکٹر فرحت علیصاحب کی ہر سو نمایان تہی۔ اس جشن کی کامیابی مین بہت بڑا حصہ اونکا ہے۔

الدعاء

اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تَنقُص

پیشگاہ

حضور لامع النور اعلیحضرت حکیم السلطنت۔ قدر قدرت۔ ارسطو حکمت

فریدون حشمت۔ دارا شوکت۔ سکندر ہمت۔ نوشیروان عدل

حاتم بذل۔ فیاض زمان۔ کریم دوران۔ تاج خسروان

مظفر الدولہ۔ مظفر الممالک

نظام الدولہ۔ نظام الملک۔ آصفجاہ

سر میر محبوب علیخان بہادر فتح جنگ

جی۔ سی۔ بی۔ جی۔ سی

یس۔ آئی۔

بادشاہ

عالم پناہ ممالک محروسہ حیدرآباد دکن بندگانعالی متعالی

لَا زَالَ شُمُوسُ اِقبالِهٖ طَالِعَةً

مَادَامَ القَمَرُ عَلَی السَّمَاءِ سَاطِعَةً

اڈریس

منجانب رعایائے جان نثار ضلع رائچور۔

اسے ہمارے بادشاہ ذیجاہ۔ اجازت مرحمت فرمائیجائے کہ بارگاہ عرش پایگاہ مین ہم نمکخوار جان نثار رعایائے ضلع رائچور۔ اپنی عقیدت مندانہ گزارش پیش کرین۔

یہ پہلا موقع ہے کہ ہم دور افتادہ۔ مگر از جان دلدادہ۔ خانہ زادان قدوم میمنت لزوم تک اپنی اطاعت منظر چشم۔ اور ارادت مظہر لب۔ پہنچا کر اپنی روح کو لطف بے اندازہ دیرہے ہین۔ ہمارے لباس ہمارے جسدون مین فرط بشاشت سے تنگ اترتے ہین۔

شاہا حضرت کو تخت نشین ہوئے اب (۳۷) سال ہوئے اور بادشاہ بنفس نفیس ہوئے (۲۲) سال ہوئے اور عمر شریف کے اعتبار سے (۴۰) سال ہوئے (یا حسیب المجیب الدعوات) قبول فرما ہماری دعا کہ ہم اسکا حساب سال بسال لگاتے رہین۔ اور حساب باقی رہے ہمکو یہ مبارک دن نصیب ہوا ہے ہماری قسمۃ بابرکت اپنے چار حرفون مین عمر شریف کے چار دہون کے ساتھہ ربط رکھتی ہے۔ ہم کو ہدایت کر رہی ہے کہ ق سے اسکی قدر کرین باشارہ س اپنی سچی وفاشعاری و جان نثاری سے سعادتمندی حاصل کرین اور حرف م ایمائے الہامی سے بارگاہ مجیب الدعوات مین ازدیاد عمر شریف

کی دعا کرے بوعدہ مت توقع اجابت کی رکہین۔ یا مجیب الدعوات یہی ہم کرتے ہین اور تو ہی اس کو قبول کرنے والا۔

عدل گسترا ہم عرض کرین کہ یہ ہماری محبت لازوال کیون ہے۔ ہم کیا ہماری زبان کتنی۔ جو حضور عالی کی لا تعد و لا تحصی خوبیون کی تفصیل کرین مگر عرض کرتے ہین جو کر سکتے ہین کیسے کیسے احسانات ہم پر فرماے گئے ہین۔

اے شاہ سلیمانجاہ ہم کو یہ نعمت ملی ہے کہ انتظام سلطنت کے لئے

وزیر

آصف خیال۔ عادل بیمثال۔ واقف امور مملکت۔ عالم علوم معدلت دبیر صائب التدبیر مشیر بے نظیر۔ عالیجناب یمین السلطنت مہاراجہ سر کشن پرشاد کے۔سی آئی۔ای کا عہدہ جلیلہ مدار المہامی پر انتخاب لاجواب فرمایا گیا۔ جنکے عہد وزارت مین حقوق رعایا کی حفاظت بدرجہ اکمل ہوتی ہے۔ جنکی باریک نظر حق کشونکی چالاکیون کو قطع فرماتی ہے۔ جبر و تعدی کو دفع فرماتی ہے۔ حق حقدار کو ملتا ہے۔ غاصب خوار ہوتا ہے۔ لیاقت کی قدر اور کارگزاری منظور نظر ہوتی ہے۔

اے بادشاہ ایسے دستور باشعور کو آپنے ہم پر مسلط فرمایا ہے۔ ہم کو اس نعمت عظمی سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور

عہدہ داران مقامی

عمدہ۔ واعلی۔ لایق۔ وفایق۔ دادرس۔ جفاکش۔ ہمارے حفظ حقوق کے لئے منتخب کئے جانے کی طرف ہمیشہ توجہ کماینبغی فرمائی جاتی ہے۔ تقسیم و تفویض امور سلطنت مختلف صیغ مین نہایت عمدہ اصول پر فرمائی گئی ہے۔ کیا ہم

صیغہ مال

کی مالا مال خوبیون کو بیان کرین۔ جسکی بدولت ہم بہ نسبت اور حکومتون کے بہت زیادہ خوشحال ہین کہ ہم سے زاید از ضرورت ہمارا مال داخل بیت المال نہین کیا جاتا ہے۔ کیا ہم۔

صیغہ بندوبست

کے فیضان کی تصریح کرین کہ جس سے ہم پر لگان بہ نسبت اور ممالک کے زیادہ عمدہ اصول پر اور ہماری استطاعت کے اعتبار سے بصرف زر کثیر بیت المال بمقدار مناسب قایم ہوا ہے۔

صیغہ عدالت

فصل وحسم خصومات متعلق حقوق بین العبادین بہ مراعات رسم ورواجات اقوام وملل مختلفہ انصاف سے دیکھو تو۔ بلا موقع معارضہ قابل تقلید ہے۔

صیغہ کوتوالی

کا انتظام کسی زمانہ پر آشوب کو یاد دلاتا ہے کہ جب ایک راہ رو نے دوسرے سے مونڈھے سے مونڈھا۔ اتفاقاً ملا دیا۔ تو پٹھانی تیغہ نے سر قلم کر دیا اب ثابت کر رہا ہے کہ خود امن بھی اس عہد امن مہد مین ملاون ہے۔ وہ مثل واقعہ بلکہ مشاہدہ غیبی کرا رہی ہے کہ شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہین دعوے کے ساتھہ یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ جرایم کا ارتکاب اس ریاست ابد مدت مین بمقابلہ کم ہے۔

صیغہ تعلیمات

کے فواید عامہ محتاج تشریح اس لئے نہین ہین کہ یہ اڈرس ناچیز اپنی
زبان حال سے اونکا ثبوت مادی ہے۔

صیغہ تعمیرات

نہ صرف احداث تعمیر مین ہمارے لئے مایۂ تقلید ہے۔ بلکہ اس سے
حضر و سفر عبور و مرور مین مزاحم خسروانہ معلوم ہو سکتے ہین۔ باقبال خداوندی
ہم کو توقع بمنزلہ یقین ہے کہ اس فیض سے ہم آیندہ بہت زیادہ فیضیاب
ہون گے۔

صیغہ آبپاشی

خدا اسکو سلامت رکھے۔ اپنی تعریف مین ہمیشہ ہماری زبان تر رکھتا ہے۔

صیغہ ٹپہ

نے ثابت کردیا کہ دلی دور نہین ہے۔ ہزارون میل دور پڑے ہوے
ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات باسانی تمام کرسکتے ہین۔

رفاہ و آسایش عامہ کے لئے توام

صیغہ لوکل فنڈ و میونسپالٹی

کا کیا کچھہ نہ کیا۔ اور کر رہا ہے۔ جس سے ہمارا عزیز رکھنے والا باپ ہم کو
سبق **سلف ہلپ** اور **سلف گورنمنٹ** یعنے تائید نفسی اور حکومت
بالذات کا دیرہا ہے۔

اے ہمارے پیارے بادشاہ باپ خدا تجھکو دیرگاہ سلامت باکرامت رکھے
آمین ثم آمین۔

جان ہے تو جہان ہے صحت ہے تو جہان بہی ہے

حفظان صحت

کے لیئے ہمارے واسطے وہ وہ انتظام کیئے گیئے ہین کہ ہمارے اعمال بد کے پاداش مین جو جو قہر الٓہی بہ شکل وبائے طاعون وکالرا ہم پر نازل ہوتا ہے اسے ہمارے **محافظ** بادشاہ آپ بصرف زر خطیر بیت المال حتی الامکان دفع کرنے کی سبیل فرماتے ہین۔

اے **فیض بادشاہ** آپ کا فیض ہم تک ہی محدود نہین ہے۔ بلکہ اپنی خاص خزانہ سے **کلوروفارم کمشن** کا صرفہ ادا فرما کر سارے دنیا کو گرویدہ احسان فرمایا۔

گذشتہ مدت چند سالہ مین جب جب ہمارے اعمال بد کا ثمرہ ہم کو

قحط

ملا۔ اے **حضور** آپ نے اسکو اپنے سر قبول فرمالیا ہم کو اچھی طرح یاد ہے کہ پیوستہ سال جبکہ جشن سالگرہ کے لیئے چندہ جمع ہوا۔ اور تیاریان شروع ہونیکو تہین۔ **حضور عالی** نے فرمان کرم ورحم ترجمان صادر فرمایا۔ کہ میری رعایا بلائے قحط دوبا مین مبتلا ہے۔ چندہ کا روپیہ میری رعایا کے فلاح مین صرف کیا جائے۔

صیغہ فوج

جو باقتضائے احتیاط قایم ہے کہ دشمن وغنیم کے دست تطلم سے ہم محفوظ رہین۔ اور ہمارے ملک مالک کو بہی آسیب سے بچائے۔ صورت

اولی ہمارے ہرن موسی شکریہ ادا کر رہی ہے تو صورت ثانیہ ہم کو اس صیغہ پر حسد دلاتی ہے کہ کیا ہمارا دست دستہ شمشیر کا آشنا نہیں ہے؟ جسکا بادشاہ اباً عن جدٍ فن سپاہ گری اپنی میراث مین رکہتا ہے؟ اور کیا ہمارا سر اپنے پادشاہ پر سے قربان کرنے کے لایق نہین ہے؟ ہمارے بادشاہ اور خوف غنیم ایک خیال محض متوہم اور ایک امر ناممکن ہے۔

القصہ

ازدست و زبان کہ بر آید

کز عہدۂ شکرت بدر آید

یا مجیب الدعوات

ہماری دعا قبول فرما ہمارے محبوب بادشاہ کو ہمارے لئے دیرگاہ سلامت باکرامت رکھ۔

آمین ثم آمین

پیشگاہ

حضرت اقدس۔ پیرومرشد۔ آقائے نعمت۔ ظل سبحانی۔ حضور پرنور۔ مظفر الدولہ
مظفر الممالک۔ نظام الدولہ۔ نظام الملک۔ آصف جاہ۔ سر
میر محبوب علیخان بہادر۔ فتح جنگ۔ جی۔ سی۔ بی
جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ بادشاہ دکن
صانہ اللہ وسلطنتہ عن الشرور
والفتن

سپاسنامہ

منجانب جمیع عہدہ داران وملازمان۔ صیغہ ہائے مختلفہ سرکار ابد پایدار
ضلع رائچور

گذرانیدہ

غلام خانہ زاد فرامرز جنگ اول تعلقدار
ضلع رائچور

حضور عالی۔ باعتبار اس عزت و مرتبہ کے کہ جس سے یہ خانہ زاد سرفراز اور ممتاز فرمایا گیا ہے جملہ عہدہ داران و ملازمان مقامی نے اس مبارک تقریب مین بغرض اظہار عقیدت مندی و جان نثاری اس حقیر غلام بارگاہ خداوندی کو توسط قرار دیا ہے۔ جس حیثیت سے یہ غلام سعادت کفش بوسی حاصل کر کے دست بستہ۔ سر خمیدہ۔ سراپا ادب سب سے پہلے بارگاہ احدیث مین الف حضورت عرش ایزدی کی طرف۔ بخلوص قلب متوجہ ہو کر بعد حمد حبیب خلاق کون و مکان۔ دعا ترقی عمر و جاہ محبوب مخلوق کے لئے کرتا ہے جو حضور عالی کی ذات افضل الصفات ہے۔

غلامان بارگاہ عالی دو حیثیتین رکھتے ہین حیثیت اولی رعیت کی ہے حیثیت ثانیہ بملازمان حلقہ بگوش کی ہے اسی غلامی کی حیثیت مین بہ اطاعت کیش عریضہ گزاران اوس تخت علوی شوکت مملو کے سامنے سر جھکا کے صورت حال سے قدوم میمنت لزوم پر سے اپنے سرفدا کرنیکی مستعدی ظاہر کر رہی ہین۔

قلم و قرطاس کی کیا مجال۔ زبان مین کہان طاقت مقال جو حضور عالی کے اوصاف جمیلہ و حمیدہ باعتبار تعلقات آقا و ملازم بیان کر سکے ندرۃ ذات بابرکات مین یہ ہے کہ جہان حضرت کی باریک اور تفصیلی نظر۔ بصیرت کاملہ اور معلومیت و اسپر ہر ادنیٰ و اعلیٰ امور ریاست کا ثبوت دیکر کارپردازان دردولت کے دلون پر رعب وداب سے وہشت طاری کرتی ہے وہان اسکی ڈہارس بھی دلاتی ہے کہ حضرت کا وجود باوجود سخت گیری سے خالی ہے۔

ہزار حیلہ کوئی چھپائے۔ لیکن حضور کی لیاقت پسند نظر سے اپنے غلامون کی

لیاقت پوشیدہ نہین رہ سکتی ہے کوئی ہزار مکر سے برقہ منافقی کا پہنے لیکن حضرت کی پردہ ور نظر غدار باغی و بدخواہ کو تاک لیتی ہے ظل ایزدی سے حضور مین یہ الہامی قوت بھی حاصل ہے کہ بلا ظہور عمل بھی ملک و مالک کے فدائی خیر خواہ کی نیت دریافت ہو جاتی ہے۔ مادہ عفو ایسا بھرا ہے کہ بڑے سے بڑے خطاوار کی خطائے چشم پوشی فرمائی جاتی ہے۔ اس عفو مین بھی یہ ندرۃ ہے کہ ایسا اوقات قصور و خطا کے بدلے مین عطاہائے بیش بہا مرحمت فرمائی گئی ہین۔

خصومت شخصی اور اثرات بدنفسی سے اگر کوئی افسر کسی دوسرے افسر کی تباہی کا باعث ہو تو پدر صفت محبت حضور عالی کی جوش زن ہو کر حضرت کو آمادہ دفع شر کرتی ہے اور ہمارے آقائے نامدار اپنے جد امجد حیدر کرار سے ارثاً محصلہ وصف مشکل کشائی کا ظاہر فرماتے ہین پنجہ ظلم سے مظلوم کی رہائی فرماتے ہین جبکی ایک ادنی نظیر یہی غلام آفت رسیدہ ہے۔

فدوی غلام ہے۔ غلام زادہ ہے غلام زادہ غلام زادہ بھی ہے یعنے نسلاً بعد نسل اباً عن جد اس خانہ زاد کو موروثی خاندانی غلام ہونے کا فخر حاصل ہے جسطرح شجرہ نسب غلامی اس جان نثار کا نشو و نما پاتا گیا۔ اسی طرح یہ حقیر و ناچیز خاندان روز افزون سرفرازیون سے ممتاز اور بار ور فرمایا جاتا رہا۔ چنانچہ اس غلام کے دادا۔ خورشیدجی۔ اور باپ جمشیدجی تھے تو یہ خانہ زاد فرام جی سے فرامرز جنگ صاحب خطاب فرمایا گیا۔ اس ریاست ابد مدت سے وہ وہ سرفرازیان فرمائین کہ اس غلام کے بزرگان نہ صرف خود جان نثاران در دولت رہے بلکہ وصیت کرتے رہے کہ ہر فرد خاندان کا شیوہ اور فریضہ نمک حلالی۔ خیر خواہی۔ اور جان نثاری اپنے

آقا و مالک کے ساتھ رہے اور ہر وقت بیکسی اور بے بسی مین اسی دربار فیض آثار مین معروضہ گذار رہے۔

قدما نوازی اس سرکار ابد پائدار کی یہ نظیر بھی ادنیٰ ہے کہ بحالت یتیمی وصغیرسنی اس خانہ زاد کی پرورش فرمائی گئی تعلیم کے اسباب فرمائے گئے اور ملازمت سے سرفرازی فرمائیگی اور حضور عالی نے بھی بہ نفس نفیس اس وابستہ آستانہ علیہ کی موروثی عزت کو ایسے نازک وقت مین تباہ ہونے سے محفوظ فرمادیا۔ جبکہ کثیر التعداد حاسدون کے گروہ نے اپنے زعم کو حکومت مین یہ خیال خام کر لیا تھا۔ کہ کمزور کے مقابلہ مین زوردار کثیر التعداد گروہ کی کوشش ہمیشہ کامیاب ہوا کرتی ہے لیکن یہ نہ جانتے تھے کہ انصاف پسندی۔ دانشمندی اور فراست جو حضور عالی مین خدا نے بدرجہ اکمل دی ہے اس کی بدولت بداندیشون کی ایک نہ چل سکے گی۔ بہر حال ایسا ہی ہوا۔ اور اس غلام خانہ زاد کو حضور آقائے نعمت نے انصاف سے نہال مالامال فرمادیا۔

جمیع عہدہ داران ضلع رائچور اس خانہ زاد کو ایک ادنیٰ نظیر اس دریائے فیض کی سمجھتے اور اپنے لئے نہ صرف لازمہ منصبی بلکہ فریضہ مذہبی مانتے ہین کہ اعلیحضرت قدر قدرت کی درازی عمر شریف اور ترقی جاہ وجلال کی دعا اپنی عبادات مین کرتے رہین۔ ہمیشہ جان نثاری مین سب سے آگے رہین اور ہر ایما حکم قضا شیم کی پوری پوری تعمیل کرتے رہین۔ اس امر کا یقین اپنے مالک کو دلاتے رہین کہ لیاقت ودیانت ومحنت انصاف بلارعایت اور ہمدردی رعایا۔ جو ہمیشہ حضور عالی کو منظور رہے۔ ہر حال مین فرض عین ہے۔

جملہ عہدہ داران وملازمان حضرت اقدس کے حقیقین مودبانہ شکریہ مع الدعا

گزارش کرتے ہین کہ انکو ایسے وزیر نیکو تدبیر کی ماتحتی کا اعزاز ہے جنکی حق پژوہی انصاف پسندی زبان زد خاص وعام ہے جنکے عہد مین ہر درجہ کا ملازم آزادی کے ساتہہ آرام مین بسر کرتا ہے۔

اس موقع پر قابل گزارش یہ امر بہی ہے کہ رعایائے ضلع رایچور حضرت کے عدل نوشیروانی اور فیض حکمرانی سے نہایت درجہ خوش وخرم اور ہر طرح ترقی کر رہی ہین۔ ان کے جوش عقیدت مندی وجان نثاری کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ان مین سے بعضون نے اس مبارک تقریب کی یادگار مین کسی مستقل یادگارون کے قایم کرنے کی درخواستین پیش کین۔ اور محتاج ومساکین معذورین اور طلبا مدرسہ کو کہانا۔ کپڑا۔ شیرنی اور کتب وغیرہ دئے جسکی تفصیل پروگرام اور ضمیمہ پروگرام مین درج ہوئی ہے اور جسکی اطلاع سمع ہمایون تک بجسن توسط عالیجناب مہاراجہ یمین السلطنۃ مدار المہام بہادر پہونچیگی۔

بہ حیثیت اعلیٰ عہدہ دار مقامی کے خانہ زاد پر اس خوش نصیبی کا اظہار بہی فرض ہے کہ یہان کے عہدہ دار لایق تجربہ کار۔ اور خیر خواہ سرکار ہین۔ رعایا ان سے راضی ہے اور اون کے کام پر اطمینان رکہتی ہے۔

خاتمہ پر جملہ عہدہ داران ضلع رایچور نہایت صدق دل سے

دعاء

کرتے ہین کہ فضل فضال لایزال۔ دایم شامل حال۔ حضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی رہے کے عمر واقبال وجاہ مین روز افزون ترقی اور برکت ہوتی رہے۔

آمین ثم آمین

قصاید جوبلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ

قمر ہمشیرۂ بزرگ مولوی میر عسکر علیصاحب ناظم عدالت دیوانی ضلع رایچور

ہمارے شہ کی ہے یہ بیمثال سال گرہ
جواب جسکا نہین وہ سوال سال گرہ

کبھی خلا ہے کبھی ہے محال سالگرہ
ہے چاند چودہوین کا یا ہلال سالگرہ

بسا بسا سے بساغر و جاہ و ملک و منال
فزون فزون سے فزون سال سال سالگرہ

نہ طے ہو اسکی مسافت پس قیامت بھی
چلے کچھ ایسی عروسانہ چال سال گرہ

سوا درازی عمر شریف کے یارب
گرہ باندہ رکھے ملک و مال سالگرہ

فزون رشتۂ عمر خضر سے بھی وہ چند
مرے حضور کی اے ذو الجلال سالگرہ

الٰہی حشر کے دن تک حضور عالی کی
نصیب کر تو ہمین سال سال سال گرہ

عدوے شاہ ہون فی النار والسقر آمین
خدا کرے چلے خنجر کی چال سال گرہ

برائے یاد یہ سچ ہے گانٹھہ دیتے ہین
حضور کو بھی کچھ اپنا خیال سال گرہ

مودبانہ قمر تو بھی یہ گزارش کر
مبارک اے شہ حور جمال سالگرہ

قصیدہ تہنیت جشن جوبلی مبارک اعلیٰحضرت قوی شوکت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی

اجادہ مولوی غوث محی الدین صاحب متخلص بہ ایجاد سوم تعلقدار ضلع رائچور

شکر خدا کہ از مدد بخت سازوار   شکر خدا کہ از کرم دور روزگار
امروز باہزار تمنا رسیدہ ایم   در جشن جوبلی نظام ابد قرار
جشن مبارکے کہ بہر حصہ دکن   جوش مسرت است بہر شہر و ہر دیار
وقت است اینکہ بادہ بنوشند زاہدان   وقت است اینکہ مے بخورد شیخ نامدار
وقت است اینکہ جلوہ شادی است در جہان   وقت است اینکہ شاہد رعنا است در کنار
وقت است اینکہ ہر کہ و مہ می زنند ز شوق   شاغر ز عشرت ابدی چون دہان یار
وقت است اینکہ فاختہ کو کو زند بہ باغ   رقصند قمریان ہمہ بر سرو جویبار
وقت است اینکہ در چمن باغ رائچور   چو عندلیب نغمہ سرایند گلعذار
شاہیکہ رتبہ اش بر خالق بود بلند   شاہیکہ قدر او بر خلق است بیشمار
بہرام خشم و ماہ شرف مشتری خصال   خورشید رائے برجیس سخا آسمان وقار
لرزان شود بسینہ دل شیر آسمان   گیرد بدست خویش اگر گرز گاو سار
اے ملک را بذات تو صد گونہ افتخار   وے خلق را سر آمد و آقائے نامدار
اے قہر خشمناک تو چون تیغ آبدار   وے رعب چہرہ تو بہ میدان چون ذوالفقار
اے بام دولت تو چو افلاک سر بلند   وے قصر پر فضائے تو چون کعبہ شاندار
بر پشت تو حمایت حفظ خدا بود   ہم فتح در یمین و ظفر باد در یسار

در عهد تو که امن و سکون است جا بجا عدل تو می دهد به ستم حکم الفرار
آندم که برار ایک دولت نهی قدم وآندم که بر سمند جهان پو شوی سوار
در موکب تو فتح گروه از پئے گروه نصرت بحضرت تو قطار از پئے قطار
هرگز مخالف تو نگردید سربلند تا از جفائے چرخ نشد جسم او غبار
دامان کان ز بخشش تو شد چنان گران کان پا به سنگ آمده زین بار بار
در عهد عدل تو که قوی است و زورمند بیداد لاغر آمده و جور و ستم نزار
سور است سو بهر طرف از سازگاریت محو فغان کسے نبود غیر چنگ و تار
جولان کنی چو اسپ به صحرا برائے صید شیر از مهابت تو شود خود بخود شکار
آبیکه داشت خصم تو بر روئے کار خویش روز نبرد از تف قهر تو شد بخار
در دور عدل تو که محیط است چار سو خرچنگ را نهنگ خوشامد کند هزار
فتح است همعنان تو در جملگی امور بهر سمند تست ظفر خود رکابدار
ره در دل مخالف تو کرد راستی یعنی ز سینه اش گزرد نیزه تو کدار
اے شاه تاجدار بدور تو تنگ تر آمد دل حسود چو گور گناهگار
عقل سلیم دارے و ذهن دقیقه رس طبع حلیم دارے و تدبیر استوار
بهر رفاه خلق بود نیت تو نیک مصروف خیر آمده عزمت به جمله کار
ختم کلام می کند **ایجاد** بر دعا از بسکه وصف تست تنها خارج از شمار
از بهر خدمت تو کمر بسته است نئے هم پنجه را کشاده دعا می کند چنار
در سایه حمایت **محبوب تاجدار** یعنی **حضور شاه دکن** ظل کردگار
باشد تمام ملک دکن تا بروز حشر سرسبز و بهره یاب و فرخمند و کامگار

تا ژاله راست گریه بهر فصل مهرگان ‌‌ — تا خنده زن گل است بهر موسم بهار

بادا چو برق خنده زنان بهر محب تو — گریان چو ابر باد عدوے تو زار زار

خلق جهان دعا زنة دل همین کنند — باشی تو پایدار حسودت به پاے وار

همواره باد ابلق ایام رام تو — مانی بر اسپ فتح و ظفر دمبدم سوار

بستان فیض تو که چو باغ بهشت هست — باشد همیشه تازه سرسبز و پربهار

آباد ملک باشد و دهقان خجسته حال — شاه نظام تا به ابد باد برقرار

این جمله ساکنین دکن در اطاعت

باشند دایما چو غلام وفا شعار

قطعه تاریخ جشن سالگره مبارک

پیش کرده مولوی محمد کمال الدین صاحب شایق تحصیلدار تعلقه گنگاولی.

آصف سادس نظام الملک سلطان دکن — زیب اورنگ شهی تاج سرفرماندهی

چهل ساله عمر تو گردید صد شکر خدا — بر سریر ملک باشی با سرور دایمی

منعقد گردید جشن خرمی در رایچور — از نظام افسرم با فرط فرخ و خوشدلی

مصرع سال همایون خامه شایق نوشت — نیک فرخ باد آصف چهل ساله جوبلی

سنه ۱۳۲۳ھ

حضور پر نور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

بعزعرض اقدس و عالے سرکار فیض آثار میرساندکہ

ف ۱۔ فرمان واجب الاذعان بادشاہ دوران نے دلہائے افسردہ کو کشادہ فرمادیا۔ نمک خواران جان نثار کے دلی ولولون کے اظہار کا دل افزائی سے موقع عطا فرمایا کہ ہر ہر مستقر ضلع مین بہی جوبلی اپنی اصلی چمک دہمک دکہا رہے ہے۔

ف ۲۔ تابعدار کریم نگر مین تہا۔ جب اس فرمان فیض ترجمان کا علم ملا فوراً اپنے عنایت فرما مولوی میر عسکر علیصاحب کو چٹہی لکہدی تہی کہ اس جان نثار سرکار ابد پائدار کی طرف سے کچہہ مستقل یادگارین قایم کرنے مین حصہ لیا ہے۔ اس پر بہی طبیعت بے اختیار ہوگئی حاضر مستقر رایچور ہوگیا۔ جو اس اطاعت کیش فدوی خسرو دکن کا وطن ہے اور اب اس درخواست کو دست بستہ پیش کرنے کی عزت حاصل کررہا ہون۔

ف ۳ حسب پروگرام فدوی نے غربا و مساکین مقامی کو کہانا دینے کا ذمہ لے لیا ہے اور اب تین اور درخواستین ہین۔

۱۔ ایک محتاج خانہ تعمیر کیا جائے اسکا نقشہ اسٹمٹ اور اختراع جناب نواب فرامرز جنگ بہادر تجویز فرمادین۔ صرفہ یہ جان نثار دے گا اسکا نام محتاجخانہ عثمانیہ

تجویز فرمایا جائے۔

ب۔ تابعدار کے والد بزرگوار نے ایک مسجد چھوٹی پیمانہ پر تعمیر کر رکھی ہے لیکن وہ باعتبار مصیبتون کی تعداد کے لیے ناکافی ہے۔ اس ملک مین کوئی مسجد دو منزلہ نہین ہے۔ فدوی کو اجازت فرمائی جائے کہ اسکو پختہ دو منزلہ مسجد کر دے۔ اور صاحبزادہ ذی جاہ کے نام نامی کے ساتھ اسکو مسجد عثمانیہ موسوم فرمایا جائے پانچوقتہ نمازین شاہ و شہزادہ کی عمر و دولت و اقبال مین ترقی کی دعائین ہوتی رہین۔

ج۔ یہان مدرسہ دینیہ کی بہی سخت ضرورت یہان کی رعایائے اہل اسلام نے ظاہر کی اور اس مطیع دین بادشاہ دکن نے اسکے قیام کے صرفہ مین نصف اخراجات کا حصہ لیا ہے اسکے تسمیہ کی درخواست اہل اسلام کی طرف سے علیحدہ پیش ہوگی۔

استدعا بصد التجا ہے

کہ سرکار۔ بادشاہ عالی وقار سے اسکی منظوری حاصل فرمادین۔

آلہی آفتاب عمر و دولت و اقبال بادشاہ ذیجاہ و وزیر نیکو تدبیر تا ابدالاباد قایم و دایم رکھ

عرضی ــــــــــــــــــــــــ گذار

قاضی محمد عبداللہ۔

مرجع عالم عالی جناب سر مہاراجہ یمین السلطنۃ مدار المہام بہادر دامت شموش اجلالہم

بعرض اقدس و اعلی ــــــــــــــــــــــــ میرساند

ف۔ اس مبارک تقریب جشن سالگرہ چہل سالہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ میں اہل اسلام براہ یچوریہ امر باسعادت کرنا چاہتے کہ ایک مدرسہ دینیہ (محبوبیہ) اپنے

چندہ سے قایم کرین جسمین نصف اخراجات کا ذمہ انہین قاضی محمد عبد اللہ صاحب
نے لیا ہے جو فقرا کو کہانا کہلاوینگے اور (محتاجخانہ) کی یادگار قایم کرینگے جس کی
یہان سخت ضرورت محسوس ہورہی ہے اور جسکے فوائد سے یہان کی جان نثار
رعایا مستفید ہونا چاہتی ہے اور جسکے حسنات کو اعلیحضرت بادشاہ دکن پر بارگاہ
ھادی مطلق مین منتقل کرتے ہین اس مدرسہ کے قیام اور اسکی تسمیہ کی منظوری
مرحمت فرمائی جائے۔

ف۲- بعد قیام مدرسہ مذکورہ التجا ہے کہ بعد تعلیمات صیغہ لوکل فنڈ سے
امداد مہما امکن فرمائی جائے۔

ہم ہین جان نثار رعایای رایچور

عرضیہ ———— گزاران

حاجی حکیم احمد حسین معہ شرکا رانیڈ کمپنی رایچور۔ حافظ احمد حسین۔ سید شاہ حسینی امین القادری
حاجی روشن علیشاہ قادری۔ غلام محمد سوداگر۔
سید عبد القادر انعامدار۔ محمد عبد القادر گہنٹالہ جمعدار وظیفہ خوار۔ محمد مخدوم بخش امام۔ سوار بیگ
محبوب بیگ۔ محمد محمود۔ عبد الحمید۔ حافظ عبد اللطیف۔ محمد حسن خان گتہ دار
اشفاق حسین۔ غلام محمد۔ سید اعظم۔ شیخ حسین۔ محمد امام الدین۔ محمد شاہ عالم
موذن۔ میر حسین۔ سید اسمعیل۔ محمد قاسم۔ عبد النبی۔ محمد غوث۔ شیخ علی۔ شیخ قاسم
محمد عمر۔ محمد خواجہ۔ محمد عبد القادر۔ شیخ عباس علی۔ محمد محمود علی۔

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

دام اقبالہ

بملاحظہ ملازمان عالیجناب مہاراجہ یمین السلطنت سرکشن پرشاد بہادر کے۔ سی۔ ائی۔ مدار المہام سرکار عالی

بعرض اقدس و عالی ——————— میرساند

خانہ زاد اس سرکار ابد پایدار کا ایک قدیم و موروثی نمک خوار بحیثیت کاشتکار و تہدوار اور بلحاظ اوس امن و آسایش و راحت و عزت کے جو اس سرکار فیض آثار مین رعایا کو حاصل ہے خانہ زاد کی دلی تمنا یہ ہے کہ اس مبارک جشن سالگرہ کی تقریب مین ایک مستقل یادگار بمقام قصبہ رایچور قایم کرکے اپنی عقیدت اور جان نثاری کا اظہار کرون۔

قصبہ رایچور ایک ممتاز تجارتی مقام ہے اور یہان پابندی اوقات کے لئے ایک کلاک ٹاور کی سخت ضرورت ہے خانہ زاد کی تمنا ہے کہ قصبہ رایچور مین اوس قدیم اور مستحکم برج پر جو قصبہ رایچور کے مین وسط مین واقع ہے ایک کلاک ٹاور اپنی ذاتی سرمایہ سے عامہ خلایق کے فائدہ کے لئے قایم کرون اس لئے فدوی کا یہ معروضہ ہے کہ سرکار فدوی کے اس ناچیز عریضہ کو اعلحضرت کے بارگاہ مبارک مین پیش فرما کر اوسکو منظوری خسروی کی عزت سے سرفراز فرمائین فقط

عرضیہ ——————— گذار

غلام خانہ زاد۔ خواجن گوڑا تہدار آبکاری ضلع رایچور۔

دام اقبالہ

بملاحظہ ملازمان عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنت سرکشن پرشاد کے۔ سی۔ آئی۔ ئی مدار المہام سرکار عالی

بعرض اقدس عالی ——————— میرساند

خانہ زاد اس سرکار ابدپایدار کا ایک قدیم نمکخوار ساہوہے اور بلحاظ اس امن

و آسایش و راحت و عزت سے کے جو اس سرکار فیض آثار مین رعایا کو حاصل ہے اس خانہ زاد کی دلی تمنا یہ ہے کہ اس جشن جوبلی سالگرہ مبارک اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے تقریب ہمایون مین ایک مستقل یادگار بمقام قصبہ رایچور قایم کرکے اپنی عقیدت اور جان نثاری کا اظہار کرون۔

قصبہ رایچور ایک بڑا تجارتی مقام ہے اور علاوہ اس کے بوجہ ریلوے جنکشن ہونیکے اطراف واکناف سے غریب ہندو مسافرین وغیرہ کو یہان رہنا پڑتا ہے لیکن ایسی بڑی آبادی مین کہین ان لوگون کے قیام کے لیئے جگہ نہین ہے لہذا خانہ زاد کی دلی تمنا یہ ہے کہ قصبہ رایچور کی آبادی مین لب سڑک ایک مسافرخانہ اس جشن ہمایون کے یادگار مین اپنی ذاتی سرمایہ سے عامہ خلایق کے فایدہ کے لئے قایم کرون اس لئے فدوی کا یہ معروضہ ہے کہ سرکار فدوی کے اس ناچیز عریضہ کو اعلیحضرت کے بارگاہ مبارک مین پیش فرماکر اسکی منظوری خسروی کی عزت سے سرفراز فرمائین فقط

عرضــداشت

غلام و خانہ زاد جہاؤنی فقیر یاسا ہوسکنہ رایچور۔

اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی دام اقبالہ

بملاحظہ ملازمان عالیجناب مہاراجہ بہادر یمین السلطنت سرکشن پرشاد بہادر کے سی۔ آئی۔ ای مدار المہام سرکار عالی

بعرض عالی ــ میرساند

خانہ زاد اس سرکار ابد پایدار کا ایک قدیم نمکخوار ساہوہے اور بلحاظ امن و آسایش و راحت و عزت کے جو اس سرکار فیض آثار مین رعایا کو حاصل ہے یہ خاکسار کی دلی تمنا یہ ہے کہ اس مبارک جشن جوبلی سالگرہ مبارک کے تقریب ہمایون مین ایک مستقل

یادگار محلہ ڈمی پیٹھ مین اس خاکسار کا ایک گرٹنگ ہے چونکہ اکثر مسافرین وغیرہ کو قیام کے لیے جگہ نہین ہے جسکی وجہ سے میری دلی تمنا یہ ہے کہ ایک مسافر خانہ بلا قید مذہب وملت تیار کرون لہذا اس تابعدار کا معروضہ ہے کہ اس ناچیز عریضہ کو اعلحضرت کے بارگاہ اقدس مین پیش فرماکر اوسکو منظوری خسروی کے عزت سے سرفراز فرمائین فقط۔

عرضیـــکذار

بلے چولیا مہادیو پا ساکن قصبہ رایچور مختار علم راچیاہ۔